عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـ شمارہ ۱۵

ہنستا بستا قادیان

ایک ویران سی بستی نظر آتی تھی

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

اسلام میں انسانیت کا احترام

سانحہ اوجڑی کیمپ اور قادیانیوں کے گھر خوشی کے شادیانے

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (الحدیث)

رابطہ کیلئے

ملتان ۳۰۹۷۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰، ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۳۴۳۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۶۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۵۱۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۴۴۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیم یار خان ۴۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈو آدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نواب شاہ ۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری ۶
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
بنوں جامع مسجد بخاری
خانیوال ۷۶۹
ہری پور ۴۳۸۶
ڈہرکی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۹، ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳، ۸۶۲۶۴
کوئٹہ ۷۱۱۶۴، ۷۰۹۳۷، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱، ۲۸۱۱

ساتویں سالانہ کُل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء
بمطابق: یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ
بروز
جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام مسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدیق آباد

زیر صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سینار ثابت ہوگی
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایان قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) **عزیز الرحمٰن جالندھری** ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۶ محرم تا ۲ صفر ۱۴۰۹ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ ستمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۵

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ــــ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر ــــ دین محمد فریدی

جھنگ ــــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی

پشاور ــــ مولانا نورالحق نور

لاہور ــــ مولانا کریم بخش

مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد

ملتان ــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ

امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد

دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید

ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــــ آفتاب احمد

لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف

باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــــ ۴۲۵ روپے

افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے

یورپ ــــ ۳۷۵ "

ایشیا ــــ ۳۷۵ "

آئی جی پنجاب کو فوراً برطرف کیا جائے

ہم نے گذشتہ اداریے میں شواہد پیش کیے تھے کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے ہی اغوا کیا ہے ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ وقت آنے پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی چنانچہ پہلے جو بیان مولانا اسلم قریشی کی طرف سے منسوب کیا گیا تھا وہ پولیس کے سخت ترین پہرے میں دیا گیا تھا جو مولانا کا کم اور آئی جی پنجاب کا زیادہ تھا۔ اب جب مولانا موصوف کو سیالکوٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا تو پنجاب پولیس کا سارا ڈرامہ ٹیں ٹیں فش ہو کر رہ گیا اور مولانا نے آزادی کے ساتھ یہ بیان دیا۔

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) مبلغ تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو گذشتہ روز مقامی پولیس نے لاہور سے لا کر مقامی مجسٹریٹ لیاقت علی کی عدالت میں ڈی ایس پی سٹی عبدالرؤف ڈوگر کی نگرانی میں پیش کیا۔ عدالت نے مولانا اسلم قریشی کے خلاف ۱۶ ایم پی او کے تحت تھانہ رنگ پورہ میں قائم کردہ مقدمہ میں چودہ روز کا جسمانی ریمانڈ ختم ہونے پر مولانا محمد اسلم قریشی کو ۱۳ اگست تک جوڈیشل ریمانڈ پر ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ بھجوا دیا ہے۔ مولانا محمد اسلم قریشی نے اپنی بازیابی کے بعد ۱۲ جولائی ۱۹۸۸ء کو لاہور میں انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نثار احمد چیمہ اور صحافیوں میں رو برو دیئے گئے اپنے بیان سے انحراف کرتے ہوئے عدالت میں کہا کہ مجھے مرزا طاہر اور دوسرے قادیانیوں نے اغوا کرایا تھا۔ بعدازاں ان کی عورتوں اور مردوں نے تشدد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ میں وافر مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ عدالت میں مولانا اسلم قریشی سے ارشد اعوان نے ایڈووکیٹ نے وکالت نامہ پر دستخط کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے کہا کہ میں کسی درخواست پر دستخط کرنے کے لیے تیار نہیں اور نہ ہی میں موجودہ حالات میں رہائی چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک کوئی بیان نہیں دوں گا جب تک کہ ربوہ میں چھاپہ مار کر وہاں سے اسلحہ برآمد نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا ایک دشمن بھی یہاں نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک کسی قسم کا بیان قلمبند نہیں کرانا چاہتا جب تک مجھے اغوا کرنے والے قادیانی مرد و، عورتوں اور مرزا طاہر قادیانی امریکی ایجنٹ کو گرفتار نہیں کر لیا جاتا میں اس وقت تک نہ تو کوئی وکیل کروں گا اور نہ ہی ضمانت پر رہا ہوں گا۔ مولانا اسلم قریشی نے عدالت میں پیش ہوتے ہی مدعی منظور الٰہی اعوان سے کہا کہ حوصلہ رکھیں اونٹوں والوں سے یاری لگا کر دروازے اونچے رکھنے پڑتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور یکم اگست ۱۹۸۸ء)

اس جرأت مندانہ بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آئی جی پنجاب نے مولانا اسلم قریشی کو برآمد کرنے کے بعد بعض پولیس افسروں کو (جو تفتیشی ٹیم میں شامل تھے اور جنہوں نے قوم کا لاکھوں روپیہ ضائع کیا)، قادیانی پیشوا مرزا طاہر اور اس کیس میں ملوث سیالکوٹ کے سرکردہ قادیانیوں کو بچانے کے لیے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ڈرامہ رچایا تھا جو مولانا اسلم قریشی کے عدالتی بیان کے بعد ریت کا مادھو ثابت ہوا۔ اس بیان کے بعد حکومت کو چاہیے کہ وہ یک بینی و دو گوش انہیں فوراً آئی جی پنجاب کے عہدے سے برطرف کرے ورنہ اس ڈرامہ باز شخص کی وجہ سے ملک کے حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ علاوہ ازیں پولیس کے وہ افسران جو تفتیش پر مامور تھے اور جنہوں نے قوم کا لاکھوں روپیہ ضائع کیا انہیں نہ صرف برطرف کیا جائے بلکہ انہوں نے قومی خزانہ کا جو نقصان کیا ہے ان کی جائدادیں ضبط کر کے قومی نقصان کو پورا کیا جائے۔

اب جبکہ مولانا محمد اسلم قریشی کے عدالتی بیان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ انہیں قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے اغوا کرایا تھا اور یہ کہ ان پر قادیانی عورتوں تک نے تشدد کیا۔ مرزا طاہر کے خلاف اغوا کا کیس درج کیا جائے۔ اور انہیں انٹرپول کے ذریعے پاکستان لا کر اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ نیز جیسا کہ مولانا محمد اسلم قریشی نے اپنے عدالتی بیان میں کہا ہے کہ ربوہ میں بے پناہ اسلحہ موجود ہے۔ حکومت کو فوری طور پر ربوہ کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اسلحہ ادھر ادھر منتقل نہ کر دیا جائے۔ آئی جی پنجاب نثار احمد چیمہ کی وجہ سے یہ بات ناممکن نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ مولانا کے بیان کے بعد وہ اسلحہ بھی غائب کر دیا گیا ہو، بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ ربوہ پر چھاپہ مار کر اسلحہ برآمد کرنے میں قطعاً تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔

اسلام میں انسانیت کا احترام

مولانا امام علی دانش قاسمی ۔ بھارت

آج پوری دُنیا تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ خشکی و تری میں فساد برپا ہے۔ جو نام نہاد مفکر و رہنما مساوات کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ ان کے ملکوں میں سیاہ و سفید کی تفریق موجود ہے۔ امریکا اور جنوبی افریقہ میں کالے اور گورے کا امتیاز ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا ہے۔ خود اپنے جمہوری اور سیکولر نواز ملک میں آریائی اور غیر آریائی نسلوں میں معرکہ آرائی جاری ہے۔ اونچ اور نیچ کا تصور مذہبی عقیدہ کی حیثیت سے پایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ہریجنوں کے ساتھ مساوات کا سلوک معاشرہ میں نہیں برتا جاتا۔ طبقاتی کشمکش، نسلی و مذہبی تصادم، فرقہ وارانہ فسادات، ملکی و قومی ریاستی و علاقائی بنیادوں پر امتیاز و تفریق کا غیر منصفانہ سلسلہ پوری دُنیا میں موجود ہے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور منسوخ شدہ محرّف کردہ مذاہب اپنی افادیت ختم کر چکے ہیں۔ صرف اسلام ہی وہ خدائی قانون اور ہدایت و فلاح کا دستور ہے جس کی رہبری اعتقادی و عملی طور پر تسلیم کرکے ہی دُنیائے انسانیت کو تباہی و بربادی سے بچایا جاسکتا ہے۔

اسلام انسانیت کا دین ہے، فطرت کا دستور ہے۔ خدا کا نازل کردہ قانون ہے۔ اسلام انسانیت فساد و سرکشی اور ظلم و طغیان کو حرام و ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسلام انسانیت کے احترام کی تعلیم دیتا ہے، انسانی جان کی قدر و قیمت اسلام کے حکموں میں بنیادی طور پر شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعاً -

ترجمہ: جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اُس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ (مائدہ)

سورۂ انعام میں فرمایا گیا:۔

"اور کسی جان کو جسے اللہ نے قابلِ احترام بنایا ہے ہلاک مت کرو مگر حق کے ساتھ۔"

سورۂ مائدہ میں اعلان کیا گیا۔

"اور جس نے کسی کی زندگی بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بچائی۔"

ایک حدیث شریف میں ہے "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور انسانوں کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔" دوسری مشہور روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔"

قتل ناحق اور ظلم و فساد کو قرآن و حدیث میں کبیرہ گناہ شمار کیا گیا ہے قرآن مجید میں انسانیت کی تخلیق کا جو عقیدہ بیان ہوا ہے وہ بجائے خود عدل و مساوات اور انسانیت کے احترام کا سبق سکھاتا ہے۔

سورۂ حجرات میں فرمایا گیا:۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، اللہ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"

حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تاریخی خطبہ میں اعلان فرمایا کہ:۔ "اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ تمہارا پروردگار ایک ہے کسی عربی کو کسی عجمی پر فوقیت حاصل نہیں ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر بڑائی حاصل ہے، اسی طرح کسی کالے انسان کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ سوائے تقویٰ کی بنیاد پر کیونکہ تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے نزدیک وہی ہے جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے۔"

اسلام کے برخلاف دوسرے مذہبی تصورات

اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب و نظریات میں امتیاز و تفریق کی تعلیم موجود ہے۔ یہودی قوم اپنے کو مذہبی طور پر تمام دنیا کی قوموں سے برتر و فائق سمجھتی ہے اور تمام دُنیا پر حکمرانی اپنا پیدائشی حق قرار دیتی ہے۔ عیسائیوں کے یہاں بھی نسلی و علاقائی تفریق موجود ہے، اپنے ملک میں سناتن دھرم کے ماننے والوں کی اکثریت ہے ان کے یہاں منو سمرتیوں میں مذہبی بنیاد پر اونچ نیچ کی تعلیم موجود ہے۔ چند حوالے پڑھ کر اندازہ لگائیے۔

"برہما نے اپنے منہ سے برہمن کو، ہاتھ سے چھتری کو، ران سے ویشیا کو اور پاؤں سے شودر کو پیدا کیا (۱ : ۳۱)۔"

"برہمن کا نام تقدس ظاہر کرنے والا چھتری کا طاقت کو، ویش کا دولت کو اور شودر کا ذلت کو۔" (۲-۳۱)

"خدا نے شودر کو صرف ایک فرض نبھانے کیلئے پیدا کیا اور وہ یہ ہے کہ بلا چون و چرا برہمن، چھتری اور ویش کی خدمت کرتا رہے۔ (۱ : ۹۱)

"برہمن کو حکم ہے کہ وہ شودر کے سامنے وید نہ پڑھے۔" (۴ ، ۹۹)

انسان کی تخلیق میں ہی جو مذہب تفریق و امتیاز کا عقیدہ سکھاتا ہے اس کے ذریعہ انسانی مساوات کا نظام کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ اسی لئے اس مذہب کے مُصلحین اپنے مذہبی نظریے سے انحراف کرتے ہوئے برابری اور چھوت چھات کے خاتمہ کا

اعلان کرتے رہتے ہیں مگر یہ اعلانات مذہبی حیثیت تو اختیار نہیں کر سکتے، حقیقی مساوات اور انسانیت کے احترام کا پیغام اسلام کو اپنا کر ہی سکھایا جا سکتا ہے۔

اسلامی تعلیم اور اس کے اثرات

اسلام نے انسانیت کا احترام سکھایا ہے

اسی کا اثر اور نتیجہ ہے کہ اسلامی فقہ میں ہر ہر مرحلہ پر انسانوں کی عظمت و عزت کو بحال رکھا گیا ہے انسانی جسم اور اس کے اعضاء کی خرید و فروخت اور بے احترامی کو ممنوع قرار دیتے ہوئے حکم دیا گیا کہ جسم سے روح نکلنے کے بعد بھی بدن کا احترام کرتے ہوئے پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ زمین کے نیچے ادب کے ساتھ چھپا دیا جائے، انسان کے جھوٹے کو (خواہ وہ کسی بھی قوم و مذہب کا ہو) پاک قرار دیا گیا۔ کسی مرحلہ پر اجازت نہیں دی گئی کہ دوسرے مذہب کے معبودوں اور پیشواؤں کو گالی دی جائے برا کہا جائے معبودان باطل کی بے یاری اور غلط نظریات کی تردید سلیقہ سے کرنے کا حکم دیا گیا۔ کسی مقام پر غیر مسلموں نے مسلمانوں پر ظلم کیا ہے ان کو ناحق قتل کیا ہے اجاڑا ہے اس کا بدلہ دوسری جگہ کے غیر مسلموں سے لینے سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے۔

قرآن مجید میں واضح حکم موجود ہے "کسی قوم کی دشمنی تم کو اس پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم عدل سے پھر جاؤ (حکم یہ دیا جاتا ہے کہ) تم عدل کرتے رہو یہی پرہیزگاری کے مناسب ہے۔ (المائدہ)

دوسرے مقام پر فرمان خداوندی ہے۔

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے واسطے گواہی دو اگرچہ تمہارے والدین اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور تمہارے رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق مقابل چاہے امیر ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے اس لئے خواہش نفس کی پیروی میں انصاف نہ چھوڑو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی کو چھوڑا تو یقین رکھو کہ تم جو کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے (النساء)

اسی اسلامی تعلیم کا نتیجہ و اثر ہے کہ مسلمان جتنا زیادہ مذہب کے قریب ہوتا ہے اسی قدر فساد سے دور رہتا ہے اور ہر معاملہ میں عدل و انصاف پر قائم رہتا ہے، اسلام کی صدق دل سے پابندی کرنے والے مسلمان کبھی تشدد، بدامنی، نااتفاقی، انسانیت کی پامالی گوارا نہیں کرتے، مسلمانوں کی جو بعض تنظیمیں دہشت گردی اور تشدد پسندی کا شکار ہیں وہ دراصل کمیونزم کے زیر اثر ہیں، الحاد و اشتراکیت کے علمبردار مختلف اصول اور شکلوں میں دنیا کے اندر ہیجان، بدنظمی اور انارکی پیدا کرتے ہیں۔ اسلام کے سچے ماننے والے خدائی قانون کے وفادار ہمیشہ امن و سلامتی اور عدل و انصاف کا درس دیتے رہتے ہیں، مسلمان فطری اور طبعی طور پر روادار اور مظلوم کا حمایتی ہوتا ہے۔

غیروں کا اعتراف حق اور ہماری ذمہ داری

اس حقیقت کا اعتراف غیروں نے بھی کیا ہے

مسٹر گاندھی جی نے ایک اخباری بیان میں کہا تھا کہ "میں نے ایک بے غرض طالب علم کی طرح پیغمبر اسلام کی زندگی اور قرآن کا مطالعہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قرآن کی تعلیمات کے اصلی اجزاء عدم تشدد کے موافق ہیں"

سروجنی نائیڈو نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا تھا

"پیغمبر اسلام نے اسلام کے اصول سادگی، حق پرستی اور مساوات قرار دیئے ہیں۔ (بحوالہ مکتوبات نبوی)

سلطان سعود اول کے دورہ ہند کے موقعہ پر وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے ان کی استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اسلام جو ایک بڑا اور عظیم الشان مذہب ہے اور جس نے دنیا پر گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ ہندوستان میں پر امن اور دوستانہ طور سے داخل ہوا اور اپنے ساتھ امن اور صلح کا پیغام لایا۔ (حوالہ بالا)

لالہ لاجپت رائے کے ہم عصر لالہ ہنسراج اور لالہ لاجپت رائے نے ایک جگہ لکھا ہے۔

" اگر مسلمان تنگ نظر اور متعصب ہوتے تو ان کے لئے یہ ہرگز ممکن نہ ہوتا کہ وہ سات سو برس تک ہندوستان پر حکومت کر سکتے، کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی مسلم اقلیت ہندو اکثریت پر ظلم روا رکھ کر قائم رہتی اور اکثریت اسے برداشت کرتی رہتی؟ ہندوستان میں مسلمانوں کی پالیسی اول سے آخر تک رواداری پر قائم رہی ہے"

تاریخ ہند کا مشہور واقعہ ہے کہ اورنگ زیب نے خالص اسلامی سربراہ افغانستان پر جو نائب سلطنت مقرر کیا تھا وہ ہندو راجپوت تھا۔

سچا مسلمان کبھی متعصب، تنگ نظر، ظالم اور انسانیت کش نہیں ہو سکتا۔ اسلام کے دشمن یہودی اور عیسائی مستشرقین مورخوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت و عداوت کی فضا تیار کرنے کیلئے ہمیشہ مسلم حکمرانوں کے ظلم کی فرضی داستانوں کو حقیقت کے روپ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور آج بھی اسلام کے دشمنوں کی یہ سعی نامشکور جاری ہے ــــ ضرورت ہے کہ اسلام کی روشن تعلیمات کو اور اسلامی تاریخ حق و صداقت کو اہل علم ارباب انصاف صحیح طور پر پیش کر کے حقیقت کو واضح کر کے دنیا کو غلط روی سے بچانے کی خدمت انجام دیں موجودہ تعصب نفرت اور انسانیت کے خلاف تشدد و ظلم کی مسموم فضا کو عدل و انصاف اور انسانیت نوازی اور عدل پروری کی شمعوں سے نورانی بنا کر اپنی منصبی ذمہ داری کا حق ادا کریں۔ واللہ الموفق۔

بقیہ: مولانا جالندھری

دیتے تھے، کہ جاہل سے جاہل بھی سمجھ جاتے۔ اور دلائل کے لیے تو ان کا ذہن ایسا عجیب تھا کہ کوئی بات ہو اس پر جتنی چاہیں معقول دلائل ان سے لے لیں۔ بہر حال ان کی ذات سننے آنے والے مبلغین کے لیے ایک مدرس اور لائق اتباع تھی.....

محبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

تحریر: صادق فراز۔ شجاع آباد

حضرت اُسامہؓ بن زید بن حارثہ کا شمار اُن چند مبارک ہستیوں میں ہوتا ہے جو بارگاہِ رسالت میں سب سے عزیز تھے۔ آپ کا لقب حِبّ رسول اللہ تھا۔

طبقات ابن سعد حصہ چہارم میں، حضرت اُسامہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم مجھے اور حضرت حسن بن علی کو گود میں لیکر فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات اقدس کے آخری دنوں میں فرمایا:۔ اس کا باپ حضرت زیدؓ بن حارثہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب تھا، اب یہ سب سے زیادہ عزیز ہے۔" اسی طرح حضرت اُسامہؓ کی بارگاہِ نبوت میں پذیرائی اور ان کی محبوبیت ایک ایسا بلند مقام عطا ہوا جو ہر لحاظ سے طرۂ امتیاز ہے۔

بارگاہِ نبوت میں حضرت اُسامہؓ کے رسوخ کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب کوئی ایسی سفارش جس سے حضرت عائشہؓ بھی جھجکتی تو آپؓ ہی کے سپرد کی جاتی۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ "قریش کو اس عورت کے حال نے پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی لوگوں نے کہا کون ہے جو اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے سفارش کرے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت اُسامہؓ کے سوا جو رسولؐ خدا کے محب و محبوب ہیں۔ کون جرأت کر سکتا ہے چنانچہ لوگوں کے اصرار پر آپؓ نے رسالتمآبؐ کے حضور نرمی کی درخواست کی۔" یہ الگ بات کہ حدود اللہ کے مرتکب افراد پر کسی قسم کی نرمی برداشت نہیں کی جاتی۔ اس روایت کے عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ دیگر کبار صحابہؓ کو اس قسم کی سفارش کرنے کی جرأت نہ تھی۔

آنحضرتؐ نے اپنی حیات اقدس کے آخری ایام میں ایک اہم سریہ رومیوں کے مقابلہ پر بھیجنے کا ارادہ فرمایا، جس کی امارت حضرت اُسامہؓ کے سپرد فرمائی۔ اس میں حضرت اُسامہؓ کو حضرت عمرؓ، حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت سعیدؓ بن زید اور حضرت قتادہؓ بن نعمان رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے کبار صحابہ پر شرف امارت عطا ہوا۔ چنانچہ آپ کی امارت پر اعتراض کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اعتراض سے بہت تکلیف ہوئی اور فرمایا:۔ "اگر اُسامہؓ کی سرداری پر تم کو اعتراض ہے اور اس کے باپ کی سرداری پر بھی تم معترض تھے خدا کی قسم وہ اس منصب کا مستحق تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اب اس کے بعد یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔" مزید ارشاد فرمایا "تم لوگ اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ وہ تمہارے بہتر لوگوں میں سے ہے۔"

مؤرخین اسلام نے اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے سفیر حضرت حارثؓ بن عمر کو مقام موتہ میں شرجیل بن عمرو غسانی نے شہید کر دیا تو آپ نے ۸ھ میں اس کا انتقام لینے کیلئے حضرت زید بن حارثہ کی زیر قیادت ایک سریہ روانہ کیا۔ مجاہدین اسلام جب مقام موتہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ غنیم ایک لشکر جرار کے ساتھ مقابلہ پر موجود ہے تاہم اسلام کے ان قلیل سپاہیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا جس کے باعث اس سریہ میں تین اہم شخصیت نے جام شہادت نوش کیا۔ جن میں حضرت زیدؓ بن حارثہ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ شامل ہیں۔ آنحضورؐ کو ان اصحاب کی شہادت کا بڑا قلق ہوا چنانچہ آپؐ نے اپنی رحلت سے کچھ دن پہلے شہداء کے انتقام کیلئے صفر ۱۱ھ میں ایک سریہ جس کی امارت حضرت اُسامہ کے سپرد کی گئی۔ بعض وجوہات کی بناء پر روانگی التواء میں پڑ گئی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس دوران نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ (خلیفہ اول) نے حضرت اُسامہؓ کو روانگی کا حکم دیا۔ حضرت اُسامہؓ کی مہم رخصت ہو کر حدود شام میں پہنچی اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کا انتقام لیکر نہایت کامیابی کیساتھ چالیس روز بعد واپس آئی۔ حضرت اُسامہ اپنے والد کے سبحہ نامی گھوڑے پر سوار تھے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُسامہؓ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ آپ کے بعد آپ کے جانشین سیدنا صدیق اکبرؓ بھی آپؓ کا بہت احترام کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ہمیشہ اُن کا خصوصی خیال رکھا۔ اندازہ لگایئے آپؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کا اڑھائی ہزار وظیفہ مقرر کیا جب کہ حضرت اُسامہؓ کا تین ہزار مقرر کیا۔ حضرت عبداللہ نے عرض کیا کہ جب میں تمام غزوات میں برابر کا شریک رہا اور آپ ان کے والد حضرت زیدؓ سے کبھی پیچھے نہ رہے تو اس تفریق کا کیا سبب ہے! حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ آنحضرتؐ اُن کو تم سے اور ان کے والد کو تمہارے والد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

حقیقتاً حضرت اسامہؓ کے بعد صحابہ کرام آپ کی اولاد کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

اس بات کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو مسجد کے گوشے میں دیکھا" لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے عرض کیا یہ حضرت اسامہؓ کے بیٹے محمد ہیں۔ آپ نے یہ سن کر سر جھکایا اور کہنے لگے" اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھتے تو بہت محبوب رکھتے"۔

حضرت اسامہؓ والدین کی خوشنودی کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں کھجور کی قیمت ہزار درہم تک پہنچ گئی۔ آپ نے کھجور کے ایک درخت کو چیر کر اس کا گودا نکالا اور اپنی والدہ کو کھلا دیا۔ لوگوں نے اتنا قیمتی درخت ضائع کرنے کا سبب پوچھا تو فرمایا! میری ماں نے اس کی فرمائش کی تھی اور جب مجھ سے وہ ایسی چیز کی فرمائش کریں گی جس کے حصول پر میں قادر ہوں گا تو میں اس کو ضرور پوری کروں گا۔

حضرت اسامہؓ سنت نبوی کی بہت پابندی کرتے تھے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اکثر سفر حضور اکرمؐ کی ہمرکابی میں کیا۔ جس کے باعث زیادہ سے زیادہ خدمت کے مواقع میسر ہوئے۔

ذریعہ معاش :۔

دربار خلافت سے تین ہزار وظیفہ ملتا۔ اس کے علاوہ وادی القریٰ میں کچھ جائیداد تھی جس کے انتظام کیلئے آپ اکثر جایا کرتے تھے۔

وفات :۔

حضرت معاویہؓ کے دور امارت ۵۴ھ میں ساٹھ سال کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوگئے۔

خلفائے راشدین کی آپس میں اخوت و محبت

صفدر حسین کلیانہ

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا" یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے ہیں اور خدا کا فضل اور رضامندی کے چاہتے ہیں۔" قرآن پاک نے حضورؐ کے صحابہ کی شان اور مدح اس انداز میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کفار کے مقابلے میں تو بہت سخت ہیں لیکن آپس میں بہت رحمدل اور فیاض ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لئے اخوت و محبت کا پیکر ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے" حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے یہ واضح ہوگیا کہ صحابہ کرامؓ امت مسلمہ کے لئے رشد و ہدایت کے مینار ان کی زندگی آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ اور کامیابی و فلاح کی دلیل ہے آپ نے یہ فرما کر آنے والی امت کے اختلافات اور شکوک کو ختم کر دیا کہ تم ان میں سے کسی کی بھی پیروی کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ تمام صحابہؓ کا طریقہ کار، تمام صحابہؓ کا مسلک ایک ہی ہے کیونکہ ان کی تعلیم و تربیت کا منبع اور سرچشمہ ایک ہے جس نے انہیں آپس میں اخوت و رواداری کا پیکر بنا دیا۔ ان میں نہ کسی دینی مسئلہ پر اختلاف تھا نہ کسی دنیاوی مسئلہ پر اور نہ ہی خلفائے راشدین میں خلافت کے مسئلہ پر اختلاف کا کوئی ثبوت ملتا ہے خدانخواستہ ان کے طریقہ کار میں کوئی اختلاف ہوتا تو حضور پاکؐ یہ نہ فرماتے کہ تم جس کی بھی پیروی کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے حضور پاک کے ارشادات بھی صحابہ کے لئے واضح دلیل ہیں کہ نہ حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے اختلاف تھا نہ حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ دونوں سے کسی معاملہ میں کوئی اختلاف تھا بلکہ وہ آپس میں شیر و شکر تھے اور گویا ایک ہی درخت کی چار شاخیں تھیں اور ایک ہی شجر کے چار مہکتے پھول تھے اور ایک ہی درخت کی چاروں شاخوں پر ہمیشہ ایک ہی پھل لگتا ہے ایک ہی درخت کی چار شاخوں پر مختلف پھل لگنا قانون قدرت کے خلاف ہے۔

صحابہ کرامؓ تو مدرسہ مصطفےٰ کے طالب علم تھے ان شمع مصطفیٰ کے جاں نثاروں اور مکتب اخوت کے طالب علموں نے ہجرت کے وقت اخوت و بھائی چارے کا وہ نمونہ پیش کیا جو آنے والی نسلوں کے لئے تاقیامت مشعل راہ ثابت ہوگیا۔ اور نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری نسل انسانی کو اخوت کا درس دیتا ہے کیا یہ اُنس و محبت کے داعی اپنے رسول کی دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپس میں عداوت و نفرت کا شکار ہو سکتے تھے اور کیا نعوذ باللہ خاتم الانبیاء کی تعلیم اتنی ناقص تھی کہ آپ کے صحابہؓ آپس میں اختلافات کرنے لگیں اور خلافت کے لالچ میں آگئے نہیں۔ بلکہ انہوں نے حضور پاک کی وفات کے بعد بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور آپس میں اخوت اور بھائی چارے کا وہ رشتہ برقرار رکھا جو حضور پاکؐ نے ہجرت کے وقت قائم کیا تھا۔ آج ہم سے اخوت کا جذبہ صرف اسی لئے ختم ہو رہا ہے کہ ہم نے حضور پاکؐ اور خلفائے راشدین کی تعلیم اور زندگی کو نظر انداز کر دیا ہے اور ہماری محبت صرف زبانی رہ گئی ہے اور ہم نے قرآن پاک پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے بلکہ خدا معاف کرے اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں ہی نے قرآن کو جھٹلانا شروع کر دیا ہے۔

نہ حیدری فقر ہے نہ دولت عثمانی ہے
تمہیں اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا منظور احمد الحسینی

مجاہد ملت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ضلع جالندھر کی سرسبز و شاداب اور علم و ادب کی گہوارہ تحصیل، نکودر کے ایک گاؤں "رائے پور آرائیاں" میں تقریباً ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حاجی محمد ابراہیم خلوص، پاک بازی، شب بیداری اور مہمان نوازی کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور تھے۔

مولانا مرحوم نے صرف و نحو اور فقہ کی ابتدائی تعلیم رائے پور گوجراں کی مشہور و نادرۂ روزگار درس گاہ جامعہ رشیدیہ سے حاصل کی علم و ادب، منطق و فلسفہ حدیث و تفسیر کی کچھ کتابیں اور علم فقہ کی تعلیم کے لیے استاد العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ قرآنی تعلیم، حدیث و تفسیر کی تکمیل اور علمی تشنگی کی سیرابی کے لیے درس نظامی کی سب سے بڑی یونیورسٹی دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور بیس سال کی عمر میں امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ دار العلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کر کے وطن واپس آئے تو دل میں دین مصطفیٰ کی تڑپ پیدا ہوئی تو مدرسہ اہل السنۃ والجماعت دھرم کوٹ خورد ضلع جالندھر میں صدر مدرس کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے افہام و تفہیم اور قوت گویائی میں آپ یکتا تھے۔ اپنی خداداد قابلیت سے طلبہ کو مسحور کر دیتے تھے۔

۲۷-۱۹۲۶ء میں سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ کے احباب کے پُر زور اصرار پہ مدرسہ عربیہ اصلاحیہ میں تعلیم و تدریس کے علاوہ عید گاہ میں نماز جمعہ کا اجراء فرمایا، تو خطابت میں ایسے جواہر بکھیرے کہ شہر تو شہر مضافات کے عوام و خواص جواہر چینی کے لیے اُمنڈ آئے۔ پوری ریاست مولانا مرحوم کی خطابت سے گونج اُٹھی۔ اصلاح معاشرہ کا فکر آپ کو ہمیشہ دامن گیر رہا تدریسی مشغلہ کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت، وداعی بین المسلمین کے موضوعات پر بالعموم دینیات و تفسیات میں اپنے مخصوص انداز میں بیان فرماتے۔ اور سامعین کو مسحور فرماتے۔

جالندھر شہر میں دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ چنانچہ حضرت رائے پوری کی مساعی سے مدرسہ عربی فیض محمدی قائم ہوا۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر منتظمین مدرسہ نے مدرسہ کی توسیع و ترقی کے لیے استاد العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور حضرت مولانا محمد علی صاحب کو بسلسلہ تدریس مدرسہ عربی فیض محمدی میں تشریف لانے کی دعوت دی مولانا خیر محمدؒ ناظم تعلیمات اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بطور مدرس و مبلغ تعینات ہوئے۔

ہر دو حضرات کے عہد میں اضافہ کے بعد جوق در جوق طلبہ داخلہ کے لیے آنے لگے چند سالوں میں مدرسہ نے توقع سے بڑھ کر ترقی کی اور مدرسہ علماء و طلبہ کی توجہات کا مرکز بن گیا۔ اور دورۂ حدیث بھی پڑھایا جانے لگا۔ اگر مولانا خیر محمدؒ اہتمام، انتظام اور تدریس میں بے نظیر تھے تو حضرت مولانا محمد علیؒ نے اپنی تقاریر اور خطابت سے نہ صرف جالندھر شہر اور مضافات بلکہ پورے ملک میں مدرسہ کو متعارف کرایا اور اتنا وسیع حلقہ اثر بنایا جس سے مدرسہ کی مالی پریشانیاں یکسر ختم ہو گئیں۔

اس مدرسہ میں تین سالہ تدریس کے بعد حضرت مولانا خیر محمدؒ صاحب کے ساتھ مل کر ایک دوسرے عظیم الشان مدرسے کی نیو ڈالی۔ جسکا نام حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے "خیر المدارس" تجویز فرمایا۔

پہلے اس مدرسہ کی بنیاد عالمگیری مسجد میں رکھی گئی بعد ازاں ریلوے روڈ پر ایک قطعہ اراضی خرید کر مسجد اور مدرسہ کی عمارت بنائی گئی۔ جب یہ عمارت بھی طلبہ کی کثرت اور ضروریات مدرسہ کے لیے ناکافی ثابت ہوئی تو مدرسہ کی ترقی پذیر رفتار سے متاثر ہو کر مولوی فتح الدینؒ نے لاڈو والی روڈ پر ایک قطعہ اراضی خرید کر مدرسہ کے لیے وقف کر دی۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اس کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ اسی دوران تحریک مسجد شہید گنج میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ایماء پر آپ نے مجلس احرار اسلام میں شرکت فرمائی۔ پہلے آپ آل انڈیا مجلس احرار کے رکن ہوئے بعد ازاں صوبہ پنجاب کے صدر منتخب ہوئے تقسیم ملک کے وقت آپ ہی صوبہ پنجاب کے صدر رہے۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو انگریزی حکومت نے رعایا ہندوستان سے مشورہ کیے بغیر ہماری فوجوں کو جنگ میں جھونک دیا اور فوجی بھرتی شروع کر دی۔ اس پر مجلس احرار نے نہ صرف پر زور احتجاج کیا بلکہ فوجی بھرتی کے خلاف تحریک چلائی۔ حضرت مولاناؒ نے بھی ایک بے باک لیڈر کی طرح اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ایسی معرکۃ الآراء تقریریں کیں کہ ملک میں فوجی بھرتی کے خلاف نفرت آمیز جذبہ پیدا ہو گیا۔ اس کی پاداش میں فرنگی حکومت نے آپ کو گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا۔

آپ نے عدالت میں یہ چند لفظی بیان دیا کہ "مجھے اس حکومت سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔" انگریزی عدالت نے تین سال قید کی سزا دی، جو آپ نے جالندھر، گجرات اور امرتسر کی جیلوں میں کاٹی۔ اسی قید کے دوران آپ کے والد محترم اور دو بھائیوں کا انتقال ہوا۔

رہائی کے بعد جالندھر شہر میں تنظیم جماعت تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ زور و شور سے مصروف تھے کہ ۱۹۴۵ء میں ایک جلسہ میں شرکت کے لیے ملتان تشریف لائے۔ آپ کی بے مثال خطابت سے متاثر ہو

کر کے ملک برخوردار اور مشہور احراری کارکن حافظ محمد یار نے ملتان جیل میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی سے ملاقات کر کے عرض کیا کہ آپ مولانا محمد علی کو ملتان میں مستقل رہائش کا حکم دے دیں۔ انہوں نے حضرت رائے پوری قدس سرہ سے عرض کرنے کا مشورہ دیا۔ اس طرح اکابر کے حکم سے مولانا مرحوم جامع مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان میں تشریف لے آئے اور اسی مسجد میں جامع محمدیہ کا اجراء فرمایا۔ خطبہ جمعہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو چند ماہ میں جمعہ کے اجتماعات نے مرکزی حیثیت اختیار کر لی۔

تقسیم ملک ۴۷ء کے وقت سارے ملک میں قیامت صغریٰ برپا تھی۔ ہر متنفس کرب و اضطراب میں مبتلا تھا ہر شخص کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ کسی کی بھی جان و مال اور آبرو محفوظ نہ تھی۔ ان حالات میں لٹے پٹے قافلے واہگہ کی سرحد عبور کر کے پاکستان میں داخل ہوتے تو مستقبل کی فکر دامن گیر ہوتی جس جانب کوئی سہارا کوئی جائے پناہ نظر آتی اسی طرف رخ کرتے۔ یہاں سے رفقا کا قافلہ منتشر ہو گیا۔ مولانا محمد حیات صاحب خیر پور میرس میں مولانا لال حسین اختر سرگودھا میں ماسٹر تاج الدین اور شیخ حسام الدین لاہور میں اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے عزیز ساتھی نوابزادہ نصر اللہ کے ہاں خان گڑھ تشریف لے گئے۔

جب خان گڑھ سیلاب میں گھر گیا تو شاہ صاحبؒ خان گڑھ کو خیرباد کہہ کر ملتان تشریف فرما ہوئے۔ آپ کا ملتان میں اور قاضی احسان احمد کا شجاع آباد میں قیام رفقاء کے لیے غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ ان دونوں حضرات نے اپنے رفقاء کے منتشر شیرازہ کو جمع کر کے تنظیم و تربیت شروع کر دی۔ انہی ایام میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ جالندھر سے ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے اور مدرسہ عربی خیر المدارس کا ملتان میں اجراء فرمایا تو مولانا محمد علی نے اپنے مدرسہ جامعہ محمدیہ کا تمام سرمایہ، کتب خانہ اور درجہ حفظ قرآن کے اساتذہ خیر المدارس کے حوالے کر دیئے۔ (یہی مدرسہ آج پاکستان میں دینی تعلیم کی عظیم الشان یونیورسٹی بن چکا ہے۔) اور اپنے کو حضرت امیر شریعتؒ کی رفاقت میں تحفظ ختم نبوت اور دین متین کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

ملک کے تقسیم ہوتے ہی حضرت امیر شریعتؒ نے ارشاد فرمایا کہ انگریز چلا گیا، ملک آزاد ہو گیا اور پاکستان معرض وجود میں آ چکا ہے ان حالات میں احرار کے سیاسی پلیٹ فارم کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اب ملک میں اصلاح معاشرہ اور منکرین ختم نبوت کے تعاقب پر تمام توجہ مرکوز ہونی چاہیے۔ چنانچہ اسی بے سروسامانی کے عالم میں توکلاً علی اللہ آپ نے کام شروع کر دیا۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلانے کے لیے تحریک ختم نبوت چلائی گئی۔ دیگر علماء کے ساتھ آپ نے بھی قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد تقسیم ملک کے فوراً بعد رکھ دی گئی۔ لیکن تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء تک احرار اور ختم نبوت کا اشتراک عمل رہا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے اختتام کے بعد حضرت امیر شریعت کے دولت کدہ پر رہنمایان احرار کا ۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء کو ایک اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت امیر شریعت نے اپنے سابقہ ارشاد کا اعادہ فرمایا کہ آئندہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی ادارہ ہو گا۔ سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔ اس فیصلہ کی توثیق کے لیے یہ طے ہوا کہ ۴، ۵ ستمبر ۱۹۵۴ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کی میٹنگ میں پیش کر کے اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

چنانچہ ۴ ستمبر کی میٹنگ میں ملک بھر سے علماء کرام جمع ہوئے۔ کارروائی کا آغاز عصر کی نماز کے بعد مولانا عبدالرحمٰن میانوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا محمد علی نے جماعت کی پالیسی کی وضاحت

(مجلس) جمعیت فیض القرآن (رجسٹرڈ)

۵/۱ ای، ۳۲/۶ ناظم آباد کراچی ۱۸
فون: ۶۲۱۴۳۰

مختصر تعارف

الحمدللہ مجلس جمعیت فیض القرآن بمطابق ۲۲ اپریل ۱۹۸۰ء کو حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ کی زیر سرپرستی وجود میں آئی، مجلس کے سب سے اولین اور اہم مقاصد یہ ہیں کہ ملک کے مختلف حصوں میں حفظ قرآن و تجوید و علم حدیث و علم فقہ پر مشتمل مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

الحمدللہ اس ادارہ کا ایک مدرسہ فیض العلوم کے نام سے جامع مسجد رحمانیہ جھونپڑا ایران میں چل رہا ہے۔ جو حفظ قرآن و ناظرہ پر مشتمل ہے۔ جگہ کی قلت کی وجہ سے مجوزہ پروگرام کے مطابق مدرسہ بالکل سرے سے ناکافی ہے مثلاً حفظ قرآن و تجوید کے ساتھ ساتھ علم حدیث و علم فقہ اور پرائمری تک تعلیمی سلسلے کو مزید آگے بڑھانا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام کسی مسجد میں رہ کر محدود انداز میں نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ادارے کے پاس اپنی کوئی مستقل جگہ نہ ہو۔ اس بناء پر کراچی کے مختلف سیٹلائٹ ٹاؤن کے علاقوں میں جگہ کی تلاش جاری ہے جس کی طرف مخیر حضرات کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ جو انشاءاللہ کارآمد ثابت ہو گئی ہیں۔ علاوہ ازیں [illegible] اس کام کو بہت جلد آگے بڑھانا ہے جبکہ بہت سے غریب بچے قرآن شریف جیسی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور اس سے مستفیض ہونے سے قاصر ہیں محض ایسے ذرائع مہیا نہ ہونے سے۔ لہٰذا اس مجلس یا اس ادارے کا تعلق کسی بھی ادارے سے ہرگز نہیں بلکہ خالصتاً لوجہ اللہ ہے۔ اس مجلس کی بنیادی کوشش یہی ہے کہ دینی علوم کی ہر ممکن اشاعت بجائے دنیا کی ترقی کی کوشش انسان کے اعمال میں سے افضل ترین عمل ہے جو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر المقاصد ہے۔ لہٰذا اس مختصر و معین زندگی میں ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسے کام کر جائے کہ جس کے ثمرات کا حصول تا حیات بعد از حیات ملتا رہے لیکن جبکہ یہ دولت کی کوشش ہی ہماری نجات و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ لہٰذا مجلس جمعیت فیض القرآن آپ حضرات کو اس عظیم دینی خدمات کی طرف توجہ دلاتی ہے اور توقع کرتی ہے کہ آپ اپنے بہترین ذرائع سے اس ادارہ کی تعمیر و ترقی میں معاونت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اہل خیر حضرات کے تعاون کو صدقہ جاریہ کے طور پر قبول اور بروز محشر شرف مغفرت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب
سرپرست اعلیٰ مجلس جمعیت فیض القرآن

العارض الحقیر محمد [illegible] غفرلہ
صدر مجلس جمعیت فیض القرآن

کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہ ہوگا۔ اور نہ ہی یہ جماعت کسی دوسری جماعت کے ماتحت ہوگی جماعت کا کام محض تبلیغ دین ہوگا۔ اور فرمایا کہ کارکنوں نے یہ فیصلہ ۱۲ر، ۲۱ر اپریل ۴۹ء کو حضرت امیر شریعت کے دولت کدہ پر کیا ہے جو حضرات سیاسی کام کرنا چاہتے ہیں وہ علیحدہ ہوگئے ہیں اگر آپ حضرات میں سے کوئی صاحب جماعت کی پالیسی سے متفق نہ ہوں تو اُسے بھی اپنی پسند کی سیاسی جماعت میں کام کرنا چاہیے مجلس تحفظ ختم نبوت محض تبلیغی جماعت ہوگی۔

آپ کے بعد خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد نے قیام پاکستان سے بعد کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ اندریں حالات ملک میں تبلیغی ادارے کا قیام از بس ضروری ہے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہمارے اکابر نے دین اسلام کے تحفظ کے لیے مدارس دینیہ کا قیام ضروری خیال فرمایا تھا۔ اور ان حضرات نے مدارس اسلامیہ کے ذریعہ دین کی خدمت سرانجام دی۔ اب مدارس اسلامیہ کے ساتھ ساتھ ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جس کا کام محض تبلیغ دین ہو۔ اس اجلاس میں مجلس کے دستور کی ترتیب کے لیے ایک دستوری کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے ارکان مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ مدیر لولاک اور مولانا مجاہد الحسینیؒ تھے۔ ان حضرات کو مزید دو رکن اپنے ساتھ ملانے کی اجازت تھی۔

۱۳ر دسمبر ۵۰ء کے اجلاس منعقدہ مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں مرتبہ دستور پیش ہو کر پاس ہوا۔ اسی اجلاس میں صدر کا انتخاب ناظم اعلیٰ کا تقرر اور مجلس شوریٰ کے ارکان نامزد ہوئے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مجلس کے پہلے صدر اور آپ مولانا جالندھری ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے وصال کے بعد خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے ۱۲ر شوال ۱۳۸۱ھ مسند امارت کو امیر ثانی کی حیثیت سے زینت بخشی۔ آپ مولانا جالندھری بدستور ناظم اعلیٰ رہے۔

۲۳ر نومبر ۱۹۶۶ء بمطابق ۱۰ر شعبان ۱۳۸۶ھ میں قاضی احسان احمد کے بعد وصال، دستور کی دفعہ ۶ ضمن ۳ کے تحت مولانا جالندھری امیر نامزد ہوئے اور جنرل کونسل کے اجلاس مورخہ ۷ر ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ منعقدہ بہاولپور میں بالاتفاق کارہائے نمایاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے۔ اپنی امارت کے دوران آپ نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔

دفتر مرکزیہ ملتان کی سہ منزلہ عمارت بنوائی۔ اندرون ملک ہر شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم کیں۔ آپ نے ۱۳۸۹ھ میں سابق مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا دورہ کیا اس طرح سے وہاں مجلس کا کام شروع ہوا۔ جگہ جگہ دفاتر کا قیام عمل میں لائے گئے۔ لٹریچر شائع کروا کر ملک اور بیرون ملک بھجواتے رہے۔ بیرونی ممالک میں آپ کے ایماء پر مولانا لال حسین اختر نے کلکتہ، برطانیہ، جزائر فجی وغیرہ ۲۳ ماہ کا دورہ کیا۔

اس پورے دورے کی تفصیلی روداد مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۳۸۶ھ اور ۱۳۹۰ھ میں ہے۔ عرب ممالک کے تمام شیوخ کو بذریعہ لٹریچر اور خط و کتابت قادیانیوں کے غلط عقائد و عزائم سے آگاہ کیا۔ جولائی ۷۰ء میں افریقہ میں ختم نبوت کا مستقل مشن قائم کرنے کی خاطر نائیجیریا کا انتخاب کیا۔

علالت اور وصال

۶/۵ اپریل ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب کو جب آپ ضلع سرگودھا میں تقریر کر رہے تھے، دل کی تکلیف محسوس ہوئی۔ رات کے گیارہ بجے دل کا دورہ پڑا، بعد میں آپ کو ملتان لے جایا گیا اور علاج شروع ہوا۔ جس سے کچھ طبیعت سنبھل گئی، مگر اسی طرح یکے بعد دیگرے کئی دورے پڑے۔ آخری دورہ ۲۱ر اپریل ۱۹۷۱ء کو پڑا۔

ختم نبوت زندہ باد
طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدّیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدّیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
غرباء۔ طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کرکے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدّیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کرلو۔

اس وقت اللہ اور ختم نبوت کے لفظ کہنے پائے تھے کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

جماعت کے رکن رکین، مخلص رہنما اور عاشق ختم نبوت نے مجلس ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں ہی اپنے جان جان آفریں کے سپرد کی، دفتر سے ہی آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ ہزاروں مسلمان جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے ملوکینہ قاسم باغ میں نماز جنازہ ادا ہوئی۔ تقریباً ایک لاکھ افراد نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ کراچی سے پشاور تک کے علماء و عوام نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔

نماز جنازہ کی امامت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری نے کرائی۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، حضرت مولانا شمس الحق افغانی اور حضرت مولانا مفتی محمود جیسے یگانہ روزگار، مردان وفا نے مولانا محمد علی جالندھری کے پہلو میں جانشین امیر شریعت اور محسن بخاری کو لحد میں اتارا۔

آپ کے وصال پر مختلف جرائد نے تعزیتی اداریے اور نوٹ لکھے۔ ان میں سے کچھ یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

علامہ سید محمد یوسف بنوری تحریر فرماتے ہیں۔

"۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ / ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء بروز... علمی و دینی دنیا کو ایک عظیم سانحہ پیش آیا۔ اسی دن ظہر کے بعد چار بجے فون پر اطلاع ملی کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری ۲ بج کر بیس منٹ پر ملتان میں واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا جالندھری مرحوم دور حاضر کے علماء دین میں بڑی خوبیوں کے حامل تھے۔ عامل، عالم، عاقل، مدبر، ذکی، مجاہد، جفاکش، متواضع، باوقار اور انتھک جدوجہد کرنے والے انسان تھے۔ ان تمام علمی و دینی کمالات کے ساتھ آپ نہایت منکسر المزاج اور خاموش طبع لیکن بے مثل مقرر اور پرجوش خطیب تھے جب کسی جلسہ گاہ کی سٹیج پر تقریر شروع کرتے تو معلوم ہوتا کہ فراز کوہ کی جھیلوں میں یکایک تلاطم شروع ہو گیا تقریر نہایت مدلل و مؤثر ہوتی، موضوع سے باہر کبھی نہ جاتے۔ مخاطبین اور سامعین کو سمجھانے کی فوق العادت قوت حق تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔ بخصوص علمی مسائل کی تشریح مثالوں سے ذہن نشین کرانے میں اپنے عصر میں بے نظیر تھے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے جانثار الحاد و زندقہ کی تردید میں یکتا تھے۔ چار چار گھنٹے بے تکان بولتے تھے اور عوام و خواص میں یکساں مقبول تھے۔ مرحوم نے نصف صدی سے زیادہ پیش بہا دینی، علمی اور سیاسی خدمات انجام دیں۔ عرصہ دراز تک امام الخطباء حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفیق کار رہے۔

پاکستان بننے کے بعد مختلف مجالس میں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے متعدد اجتماعات میں انہیں نہایت قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ بلاشبہ ان کی وفات موجودہ وقت میں جب کہ سر پر الحاد کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں امت اسلامیہ اور مسلمانان پاکستان کے لیے بڑا دردناک

سانحہ ہے (ملخصاً) ماہنامہ بینات کراچی اداریہ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

ہفت روزہ خدام الدین نے لکھا "۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء کو پاکستان کے ممتاز عالم دین، مخلص مبلغ اسلام اور ہر دلعزیز عوامی خطیب مولانا محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان چند روزہ عارضہ قلب میں مبتلا رہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھیوں کی آخری نشانی تھے۔ انہوں نے تحریک آزادی وطن کے سلسلے میں کامدان احرار کے دوش بدوش لائق تحسین خدمات انجام دی ہیں۔

آپ نے قیام پاکستان کے بعد موجودہ دور کی سیاسی ہنگامہ خیزیوں سے کنارہ کش ہو کر اپنی پوری توجہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تبلیغ اسلام کے لیے وقف کر دی تھی"

ماہنامہ انوار مدینہ کے مدیر اور جامعہ مدینہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں "حضرت مولانا محمد علی جالندھری، جنہوں نے ختم نبوت کا اہم اور اعلیٰ ذریعہ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے تعلق رکھتا ہے، اپنایا اس کو عزیز از جان اور متاع جاوداں سمجھتے ہوئے اپنی عمر کے قیمتی اوقات اور جملہ صلاحیتیں اسی مسئلہ کے اثبات و تحفظ میں صرف کر دیں گویا اپنے قیمتی اوقات کو اور بھی قیمتی بنا لیا۔ حتیٰ کہ اسی میں جان دے دی۔

ان کی زندگی قابل رشک ہے کہ نہایت سادہ اور بے وضع کے رہنے کے عادی تھے حضرت مولانا علامہ فرخؒ صاحب فرماتے تھے کہ جوانی کے دور میں انہیں کھانے پینے کی بالکل پرواہ نہ ہوتی تھی۔ اگر میسر آیا کھا لیا ورنہ چنے وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتے تھے۔ اور تبلیغ کے لیے چلے جاتے تھے ان کی ذہنی استعداد اور علمی قابلیت مسلم تھی۔ کوئی بھی موضوع دے دیا جائے۔ تقریر میں اس موضوع سے نہ ہٹتے تھے مشکل سے مشکل موضوع کو مثالیں دے کر ایسا واضح کر

باقی ص ۶ پر

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا احمد سعید صاحب

ابونعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ محفل میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا حضرت عمرؓ نے فرمایا تیرے چہرے اور بشرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو پہلے کاہن تھا اور جنوں سے تیرا تعلق رہا ہے، اس نے کہا ہاں! عمرؓ نے فرمایا کہ کیا اب بھی تمہاری دوستی جنوں سے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اب نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ دین اسلام کی شہرت سے پہلے میرا ایک دن جو جنّ تھا میرے پاس آیا اور کہا:۔

ترجمہ: "یعنی اے سالم، حق ظاہر ہو گیا، روشنی پھیل گئی، فوز ہو گئی، یہ کسی سونے والے کا خواب نہیں حقیقت ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے"۔

ایک دوسرا شخص اس محفل میں موجود تھا، اس نے بیان کیا کہ اسی طرح تھا جہاں آگے پیچھے کوئی انسان نظر نہ آتا تھا، اچانک ایک اونٹ سوار میرے سامنے آیا اور بلند آواز سے کہا:۔

ترجمہ: "یعنی اے احمد اللہ بڑی بزرگی والا ہے اللہ نے تم سے جو نبیؐ کا وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا"۔

یہ کہتے ہی وہ اونٹ سوار میری نگاہوں سے غائب ہو گیا۔

ایک تیسرا انصاری اس مجلس میں تھا، اس نے بھی اسی طرح کا اپنا ایک واقعہ بیان کیا، کہ میں ملک شام کے ایک چٹیل میدان کا سفر کر رہا تھا اچانک چند اشعار سننے میں آئے جن کا مطلب یہ تھا کہ:۔

"ایک ستارہ چمکا جس نے مشرق کو منور کر دیا، وہ ایک رسولؐ ہیں جو شخص ان کی پیروی اور ان کی تصدیق کرے گا نجات پائے گا۔ اللہ نے ان کی نبوت کو اور امر حق کو ثابت کر دیا ہے"۔

فاکہی نے اخبار مکہ میں عامر بن ربیعہؓ سے، ابونعیم نے ابن عباس سے اور دوسرے محدثین نے عبدالرحمٰن بن عوف اور دیگر صحابہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مکہ کے پہاڑ ابوقبیس سے بلند آواز کے ساتھ چند اشعار اسلام کی برائی میں سنے گئے، یہ جن کی آواز تھی اس میں یہ مضمون بھی تھا کہ "مسلمانوں کو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی مت چھوڑو، کفار بہت خوش ہوئے اور یہ کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمہارے قتل کرنے اور شہر بدر کا حکم ہو رہا ہے مسلمانوں کو اس سے بڑا صدمہ ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو، یہ آواز مسعر نامی ایک جن کی تھی، بہت جلد اللہ اس کو سزا دے گا۔ تیسرے دن آنحضورؐ نے مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ آج ایک بہت بڑا جن سمحج نامی میرے پاس آکر مسلمان ہوا، اس کا نام عبداللہ رکھا اس نے مجھ سے مسعر کو قتل کرنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دے دی، آج مسعر مارا جائے گا۔

مسلمان خوش ہو کر انتظار میں تھے شام کے وقت اسی پہاڑ سے چند اشعار بلند آواز کے ساتھ سننے میں آئے جن کا مضمون یہ تھا کہ:۔

"ہم نے مسعر کو اس لیے قتل کر دیا کہ اس نے سرکشی کی، حق کی توہین کی، اور برائیوں کا راستہ بتایا اور رسول پاکؐ کی شان میں بے ادبی کی، میں نے ایک چمکتی ہوئی تیز تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا"۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے قبیلہ بنی خثعم کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ عرب حرام و حلال کی پہچان نہیں رکھتے تھے، بتوں کو پوجتے تھے۔ اور جب آپس میں کوئی اختلاف ہوتا تو بتوں کے پاس جا کر حال بیان کرتے اور بتوں کے پیٹ میں سے جو آواز آتی اس پر عمل کرتے، بنی خثعم کے اس آدمی نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم آپس میں ایک مرتبہ جھگڑا کر کے فیصلہ کے لیے بتوں کے پاس گئے اور جا کر چڑھاوا چڑھایا اور اس بت کے پاس بیٹھے رہے۔ اچانک اس بت کے پیٹ سے آواز آئی اور اس مضمون کے اشعار سننے میں آئے:۔

"اے گوشت پوست والے انسانو تم بیجانوں کے بتوں سے فیصلہ چاہتے ہو! کتنی بے وقوفی کی بات ہے۔ پیغمبر تمام انسانوں کے سردار ہیں، یہ سب زیادہ منصف اور انصاف والے ہیں یہ نور اور اسلام کو نمایاں کر کے لوگوں کو ظلم سے بچاتے ہیں"۔

بنی خثعم کا وہ شخص کہتا ہے کہ یہ سن کر ہم ڈر گئے اور ہر مجلس میں اس قصہ کا چرچا رہا، کچھ دنوں کے بعد ہم کو خبر ملی کہ حضورؐ ظاہر ہو گئے اور آپؐ نے مدینہ منورہ کے لیے ہجرت فرمائی ہم سب جا کر مسلمان ہو گئے۔

ابونعیم کی روایت میں تمیم داریؓ کا بیان ہے کہ جن دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی، میں ان دنوں شام میں تھا مجھے راستہ میں رات ہو گئی تو عرب کے دستور کے مطابق میں نے جنگل میں رات بسر کرنے کے لیے باآواز بلند کہا کہ "میں اس جنگل کے سردار کی پناہ میں ہوں"

باقی ص۳۰ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنا

محمد محبوب اللہ ۔ نور الاسلام ـــــ بنگلہ دیش

مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ حج دین اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ جو کوئی سفر کا سامان اور راستہ کا توشہ ساتھ رکھتا ہو قرآن پاک کی اس آیت کی رو سے اس پر حج فرض ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ لہٰذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ سائل نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے (احمد، مسلم اور نسائی)

پوری ملت اسلامی اور تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ہر حج کی استطاعت رکھنے والے مسلمان پر حج فرض ہے، اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور چونکہ کتاب و سنت اور اجماع امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر آزاد، عاقل، بالغ، مستطیع پر حج فرض ہے۔ اس لئے کسی عذر کے بغیر اس فرض کو چھوڑنے والا فاسق اور عاصی ہوگا، کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی حکم عدولی کی یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرا یہ ارادہ ہوا کہ ان شہروں میں آدمی بھیج کر معلوم کروں کہ وسعت کے باوجود کون لوگ حج کو نہیں جاتے۔ جو لوگ وسعت کے باوجود حج نہیں کرتے ہیں ان پر جزیہ عائد کروں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں۔ اس نوعیت کی حدیث کسی رائے یا عقل کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس کا حکم مرفوع حدیث کے حکم میں ہوگا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: جس کسی بندے کو میں جسمانی صحت عطا کروں، فراغت کے ساتھ میں روزی دوں پھر پانچ سال گزر جانے کے باوجود اگر وہ میری طرف حج کے لئے نہ آئے تو وہ شخص محروم ہوگا۔ یہ حرماں نصیب وہ شخص ہے جو پانچ سال گذر جانے کے باوجود حج نہ کرے خواہ اس سے پہلے اس نے حج کیوں نہ کیا ہو، لیکن جو شخص ہر قسم کی وسعت کے باوجود حج نہ کرتا ہو، ایسا شخص حکم خداوندی کی تضحیک اور اسلام کے ایک عظیم شعار سے گریز کا مرتکب ہوگا۔ یہ عظیم اسلامی شعار فریضۂ حج ہے۔ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم دیا تھا۔

عورت ناقص العقل ہے

ایک صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س ۱۔ آپ نے لکھا ہے کہ "حدیث شریف" میں آتا ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور اس کو سیدھا کرنا ممکن نہیں ہے۔ اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کی تو ٹوٹ جائے گی اور اس کا ٹوٹنا طلاق ہے یہ حدیث کون سی کتاب میں آتا ہے؟

ج ۱۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ بحوالہ صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف، باب عشرۃ النساء میں ہے۔

س ۲۔ کیا عورت واقعی ناقص العقل ہے؟

ج ۲۔ اس میں کیا شبہ ہے! مگر گفتگو جنس میں ہے افراد میں نہیں۔

س ۳۔ طلاق تو شادی شدہ عورت کے لئے ہے کیا آپ غیر شادی شدہ یعنی کنواری لڑکیوں کو سیدھا کرنے کا کوئی نسخہ بتلائیں گے؟

ج ۳۔ سیدھا کرنے کی تو ممانعت فرمائی ہے اس کا کیا نسخہ بتاؤں وہ تو سیدھی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اس کے سیدھا کرنے کی کوشش فضول ہے۔ ہاں! جہاں تک حد امکان میں اصلاح و تربیت کی کوشش ضرور کرتا رہے۔

کسی کی منکوحہ کے ساتھ نکاح کرنا

محمد شریف غوری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بعذد

س ۱۔ زید بکر کی منکوحہ کو لے کر فرار ہو گیا تھا اس کے بعد زید اور بکر کی منکوحہ باہم راضی خوشی نکاح کر کے ایک گھر میں رہنے لگے ہیں اور زید کے اس مفرورہ عورت سے تین بچے ہیں اور بکر نے ابھی تک اپنی مفرورہ منکوحہ کو طلاق بھی نہیں دی ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ زید کے ساتھ برادری کو معاشرتی تعلقات اور بات چیت ختم کرنے چاہئیں یا نہیں؟ اور برادری کا جو فرد زید کے ساتھ تعلقات اور بات چیت ختم نہیں کرتا اس کے ساتھ برادری کا کیا رویہ ہونا چاہئے؟ نیز زید اور مفرورہ کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

ج ۱۔ کسی کی منکوحہ کے ساتھ نکاح کرنا اور اس کو جائز سمجھنا کفر ہے۔ زید اور اس کی داشتہ دونوں کو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔ اور جب تک وہ اپنے اس گناہ سے توبہ کر کے علیحدگی اختیار نہ کریں ان سے سب کو قطع تعلق کرنا چاہئے ورنہ ان سے تعلق رکھنے والے بھی عند اللہ مجرم اور زنا کے گناہ میں شریک ہوں گے۔

گمشدہ شوہر کی بیوی کا مسئلہ

علیمہ رضا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س :۔ گذارش ہے کہ میرا نکاح ۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو جناب رضا صاحب کے ساتھ ہوا تھا لیکن میری رخصتی نہیں ہوئی تھی نکاح کے ایک ہفتہ بعد رضا ملک سے باہر چلے گئے ۸ ماہ تک ان کے خطوط میرے پاس آتے رہے پھر رضا نے خط لکھنے بند کر دیئے اور ہر طرح کا واسطہ ختم ہو گیا میں نے خطوط لکھے، ٹیلی گرام کئے کئی بار فون کیا لیکن کہیں سے کوئی جواب نہیں آتا میں نے ہر ممکن طریقہ سے رضا کے متعلق معلومات بھی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کہیں سے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی اب رضا کے آنے کی کوئی اُمید نظر نہیں آتی اس بات کو ڈھائی سال کا عرصہ گزر چکا ہے اب مایوس ہو کر میں چاہتی ہوں کہ کوئی فیصلہ کروں آپ مہربانی فرما کے میری راہنمائی فرمائیں کہ اسلامی قوانین کے مطابق میں کس طرح علیحدگی حاصل کر سکتی ہوں؟

ج :۔ اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کی صورت یہ ہے کہ آپ عدالت میں شوہر کے لاپتہ ہونے کا دعویٰ کریں پہلے عدالت میں اپنے نکاح کے گواہ پیش کریں، پھر اس کے لاپتہ ہونے کے۔ عدالت چار سال انتظار کرنے کی ہدایت کرے اور اس دوران عدالت حکومت کے ذرائع سے اس کا پتہ چلانے کی کوشش کرے اگر چار سال تک اس کا کوئی سراغ نہ ملے تو عدالت اس کے فوت ہو جانے کا فیصلہ کرے اس فیصلہ کے بعد آپ فیصلہ کی تاریخ سے چار مہینے دس دن کی عدت گذاریں جب عدت ختم ہو جائے تو آپ دوسری جگہ عقد کر سکتی ہیں۔

نوٹ :۔ اگر عدالت چار سال کی مہلت کو ضروری نہ سمجھے تو ایک دو سال کی مہلت رکھ سکتی ہے۔ واللہ اعلم

سگریٹ پینا

ایم سائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س :۔ ایک حاجی صاحب، نماز، نفل، تلاوت کے پابند باشرع، پاکستانی میس کے انچارج ہیں۔ اور حساب کتاب کے ذمہ دار ہیں، ہماری امامت بھی کراتے ہیں ۹ ماہ سے آمدنی اخراجات کا حساب کتاب نہیں دے رہے تو اس صورت میں کیا وہ شخص امامت کے قابل ہے؟

ج :۔ نماز تو اس کے پیچھے جائز ہے مگر پیسہ ایمانی خراب کرنے والی چیز ہے اُسے کہنا چاہئے کہ وہ حساب کتاب صاف رکھے یا پھر کسی اور کے سپرد کرے۔

س :۔ ہمارے امام صاحب ایک مرتبہ سگریٹ پیتے ہوئے پائے گئے کیا ان کی امامت میں نماز ادا کر سکتا ہوں شرعی لحاظ سے سگریٹ، پان کون سے زمرے میں آتے ہیں؟

ج :۔ سگریٹ پینا بلا ضرورت مکروہ ہے، ضرورت کی بنیاد پر جائز ہے مگر بدبو کا دور کرنا ضروری ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

بیمہ سسٹم

س :۔ کارخانہ ہو یا دکان مع مال کا بیمہ کرانا جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ بیمہ شدہ دکان یا کارخانہ بیمہ کرانے کے بعد معمولی رقم ادا کرکے نقصان کی صورت میں لاکھوں روپے کمپنی سے وصول کرتے ہیں اور نقصان زدہ آدمی دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاتا ہے

ج :۔ بیمہ سسٹم سود اور قمار (جوئے) پر مبنی ہے اس لئے اس میں شرکت جائز نہیں۔

س :۔ زکوٰۃ ادا کرنے والا آدمی اپنی زکوٰۃ کو ہی انشورنس تصور کرے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے یہاں بیمہ کروالیا ہے۔ آیا یہ تصور درست ہے؟

ج :۔ صحیح ہے۔

زکوٰۃ اصل اور منافع دونوں پر

مسز منور جعفری ۔ ۔ ۔ ۔ ناظم آباد کراچی

س :۔ میں نے کچھ روپیہ ایک کمپنی میں بسلسلہ مضاربت حصہ داری حیثیت سے لگایا ہے ہر ماہ مجھے منافع کا چالیس فیصد مل جاتا ہے۔ جو کم زیادہ ہوتا ہے منافع کی اس رقم میں اپنے گھر کے استعمال میں لاتی ہوں جب ماہانہ خرچ چلاتی ہوں براہِ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ زکوٰۃ اس پر کس طرح لاگو ہوتی ہے۔ آیا منافع پر زکوٰۃ لاگو ہوگی یا اصل رقم پر؟

ج :۔ زکوٰۃ اصل اور منافع دونوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ سال ختم ہونے پر منافع میں سے بھی کچھ باقی ہو۔ خلاصہ یہ کہ سال ختم ہونے پر جتنی رقم آپ کے پاس موجود ہو (اور جو رقم آپ نے مضاربت پر دے رکھی ہے۔ وہ بھی) آپ کے پاس موجود میں شمار ہو گی اس پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

س :۔ ڈاکٹر مسعود عثمانی اور اس کی جماعت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے یہ لوگ سب بزرگوں کو یہاں تک کہ امام احمد بن حنبل کو بھی برُا بھلا کہتے ہیں۔؟

ج :۔ ڈاکٹر مسعود عثمانی اور اس کی جماعت گمراہ ہے ائمہ دین میں سے امام احمد بن حنبلؒ کو برُا بھلا کہنا ہی اس کی گمراہی کے لئے کافی ہے۔

کیرم بورڈ کھیلنا

س :۔ ہمارے ہاں کچھ دوست کیرم بورڈ کھیلتے ہیں شریعت میں یہ کھیل کھیلنا صحیح ہے؟

ج :۔ کیرم بورڈ کھیلنا گناہ ہے۔ ہار جیت پر چائے پینا یا پیسے لینا جوا ہے اس سے توبہ کریں اپنے فارغ اوقات ایسے کاموں پر لگائیں جو قبر میں کام آئیں۔

ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص نامہ منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ صادق آباد

سانحہ اوجڑی کیمپ اور قادیانیوں کے گھر خوشی کے شادیانے

تحریر: ڈاکٹر دین محمد فریدی جھکڑ

روزنامہ جنگ لاہور میں ۱۶ اپریل ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں انقلابی قائد کے سربراہ ملک رب نواز ایڈووکیٹ کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی جس میں ربوہ میں تقسیم ہونے والے قادیانیوں کے ایک پمفلٹ کا حوالہ دیا گیا جس میں سانحہ راولپنڈی کو خدا کی طرف سے عذاب کی وعید قرار دیا گیا ہے جو کہ قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ مٹانے کے سلسلہ میں پاکستان میں نازل ہوا۔ اسی خبر میں بتایا گیا ہے کہ راولپنڈی اور اسلام آباد سے قادیانی دو دن پہلے غائب ہو چکے تھے۔

قادیانی دراصل ملک اور اسلام دونوں کے غدار اور برطانوی کافر قوت کے وفادار ہیں۔ قادیانیوں کا خمیر ہی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اٹھایا گیا ہے یہ ٹولہ مسلمانوں کی ہر خوشی میں اپنا غم اور مسلمانوں کی ہر مصیبت میں اپنی خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا کہ مسلمانوں کو نقصان کب پہنچائے۔ مرزا غلام قادیانی کے خاندان نے سکھوں کے ساتھ [illegible] مسلمانوں سے غداری کی۔ جب انگریز برصغیر پر اپنی عیاری سے کامیاب ہوا تو ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے مع سواروں کے مسلمانوں کے قتل عام میں برملا حصہ لیا اور مرزا غلام قادیانی نے اپنے خاندان کی اس اسلام دشمنی پر ڈنکے کی چوٹ اپنی کتابوں میں بیان کیا۔ اپنے بھائی غلام قادر کی انگریز دوستی پر بڑے فخر کا اظہار کیا۔ اور خود مرزا نے نبوت کا اعلان اور جہاد کی منسوخی انگریزوں کی وفاداری میں کی۔ اس کا بیٹا آنجہانی محمود اور آگے بڑھا جنگ عظیم میں برعکس طریق سے میدان جنگ میں اور یہاں سرکار میں عربوں کے خلاف انگریزوں کی امداد کی۔ سقوط بغداد پر قادیان میں چراغاں کیا۔

۱۹۴۷ء میں بھاگ کر پاکستان میں پناہ لی مگر پنڈت نہرو کو ہر دوسرے تیسرے دن وفاداری کا یقین دلاتے رہے۔ مہاتما گاندھی کی موت پر پنڈت نہرو کو تعزیتی پیغام میں اپنی بھرپور وفاداری کا یقین دلایا۔ اسی صلہ میں موجودہ گورنر پنجاب سے کوڑیوں کے بھاؤ ربوہ [illegible] اور عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف جاسوسی کا نیا جال پھیلایا۔ اور ربوہ میں مملکت در مملکت کا نظام قائم کیا جس کا ثبوت آغا شورش کاشمیری کی کتاب عجمی اسرائیل سے بخوبی مل سکتا ہے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ جو مرزائیوں کی اندرون خانہ سازشوں سے پاکستان کے سر تھوپی گئی تھی اور خدا نے پاکستان کو اس جنگ میں اپنی رحمت سے کامیاب کیا۔ ربوہ میں باقاعدہ [illegible] اور سرگودھا کے ہوائی اڈے کی نشاندہی کی جاتی رہی۔ سیالکوٹ کے محاذ پر مرزائی آفیسروں نے عجیب انداز میں پسپائی اختیار کر کے جی ٹی روڈ کو بھارت سے کٹوانے کی کوشش کی۔ مگر پاکستان اور عالم اسلام کی عزت کو بچایا۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ایم ایم احمد کی سازشیں رنگ لائیں اور مشرقی پاکستان کو کٹوا کر نوے ہزار فوجیوں کو ہندوؤں کا قیدی بنوا کر [illegible] کا اظہار کیا اور اس کے بعد بقیہ پاکستان پر قبضہ کرنے کے [illegible] جنرل یحییٰ کے دور میں ایران [illegible] جانے کی وجہ سے مدتوں کی آرزو پوری ہونے کا وقت آیا اور ایم ایم احمد قائم مقام صدر کے عہدے کا حلف اٹھانے صدر کے گھر تک پہنچا مرزائی کم بخت حکومت کے خواب میں مست تھے کہ اللہ کی غیرت کو جوش آیا۔ ایم ایم احمد اسلم قریشی کے چھرے سے گھائل ہو کر صدارت کی کرسی پر براجمان ہونے کی بجائے ہسپتال کے بستر پر جا لیٹا۔ اور مرزائیوں کا مدت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔ پاکستان دولخت کروا دیا گیا اس طرح مرزائیوں کی تعلّی میں اضافہ ہوتا رہا تا آنکہ مئی ۷۴ء کا ربوہ اسٹیشن کا واقعہ ان کے غرور کا سر نیچا کرنے کا سبب بنا۔ پاکستان کے مسلمان اس تخریب کار گروہ کے خلاف شیخ الاسلام حضرت مولانا بنوریؒ کی قیادت میں سیسہ پلائی دیوار بن گئے اور مرزائیوں پر قہر خداوندی ٹوٹا۔ ۷ ستمبر ۷۴ء کو مرزائی پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ ربوہ کھلا شہر قرار پایا۔ مسلمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں ربوہ میں اپنے مراکز قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر قادیانی سازشوں سے باز نہیں آئے تو اپریل ۱۹۸۴ء کا آرڈیننس ان پر تازیانہ خداوندی بن کر نازل ہوا مرزا طاہر مرزائیوں کو بے دست و پا چھوڑ کر چوروں کی طرح رات کی تاریکی میں اپنے آقاؤں کی گود میں بھاگ گیا۔ اسلم قریشی کا خون رنگ لایا اور مسلمان ہر جگہ ان کے تعاقب میں لگ گئے۔

ہمیں موجودہ حکومت پر حیرت ہے کہ ان کو ملک کی اہم کلیدی آسامیوں اور خاص کر فوج میں اہم عہدوں پر تعینات کیا ہوا ہے۔

جس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ سازشی اور پاکستان دشمن ٹولہ اوجڑی کیمپ کے حادثہ کا سبب بنا۔ اور ہزاروں مسلمانوں کو اپنی اس حرکت کے سبب خاک و خون میں لٹا دیا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی کوئی بھی ان دنوں اسلام آباد اور راولپنڈی میں نہیں تھا۔ ملک کے مختلف حصوں اور خاص کر ملتان پہنچ گیا اور ثقہ ذرائع سے معلوم ہوا کہ ملتان میں انہوں نے بھرپور جشن منایا اور پاکستان کے اس نقصان پر

باقی صفحہ ۳۰ پر

ہنستا بستا قادیان

ایک ویران سی بستی نظر آتی تھی

پروفیسر محمد اسلم لاہور

اپریل ۱۹۸۸ء کے اوائل میں مجھے گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر سے ایک سیمینار میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا اور میں ۷ اپریل کو امرتسر پہنچ گیا اور وہیں گورو یونیورسٹی کے مہمان خانے میں ٹھہر گیا اور اگلے روز سے سیمینار شروع ہو گیا تین دن تک یونیورسٹی میں خوب گہما گہمی رہی اور ۱۰ اپریل کو قبل دوپہر سیمینار ختم ہو گیا۔

مجھے بٹالہ جانے اور وہاں تاریخ ہندوستان کے مصنف احمد شاہ بٹالوی کی قبر دیکھنے کی بڑی آرزو تھی میں نے ڈاکٹر گریوال سے بٹالہ جانے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے کہا کہ بٹالہ کا ایک ریسرچ اسکالر شری پردیپ پال ان کے شعبہ میں موجود ہے اگر آپ اسے ساتھ لے جائیں تو وہ آپ کو بٹالہ کے اہم مقامات دکھا دے گا۔ میں نے پال کو ساتھ لیا اور ہم بذریعہ بس ایک گھنٹہ میں بٹالہ پہنچ گئے وہاں ہم نے شمشیر خان کا مقبرہ، اس کا بنوایا ہوا تالاب، بھگت حقیقت رائے کی سمادھی اور خانقاہ قادریہ میں احمد شاہ بٹالوی کا مزار دیکھا۔

ہم دونوں شمشیر خان کے تالاب کے کنارے کھڑے تھے کہ اتنے میں بٹالہ سے قادیان جانے والی بس آ گئی۔ پال نے مجھ سے کہا "سر! قادیان چلو گے؟" میں نے پوچھا "قادیان یہاں سے کتنی دور ہے؟" اس نے کہا "یہاں سے بس میں کوئی پندرہ بیس منٹ کا راستہ ہے اور ایک روپیہ کرایہ ہے" میں نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور ہم لپک کر بس میں سوار ہو گئے۔

بس ایک قصبہ وڈالہ گرنتھیاں سے گزرتی ہوئی قریباً بیس منٹ میں قادیان پہنچ گئی بس سے اترتے ہی میں نے اردگرد کا جائزہ لیا تو ایک اونچا سا مینار نظر آیا جس پر اسپیکر نصب تھے میں سمجھ گیا کہ یہ "مسجد اقصیٰ" کا مینار ہے

میں اور پال راستہ پوچھتے پوچھتے اس بازار میں داخل ہوئے جہاں صرف قادیانیوں کی دکانیں تھیں یہ بازار بالکل ویران نظر آتا تھا اور دکانداروں کے چہروں پر بھی نحوست اور ویرانی نظر آتی تھی ان میں سے بیشتر کے قد لمبے اور جسم دبلے پتلے تھے اور چہروں پر فرنچ کٹ داڑھیاں تھیں، بازار تو موجود تھا لیکن گاہک نظر نہ آتے تھے ایک قادیانی ریڈیو مرمت کرنے کی دکان کھولے بیٹھا تھا دوسرا مرتد چائے کا ہوٹل چلا رہا تھا ایک دکاندار آئس کریم بنانے والی مشین لئے بیٹھا تھا باقی دکانداروں کی بھی یہی کیفیت تھی ان میں سے بیشتر بہاری تھے، جو بہار کی سکونت ترک کر کے قادیان میں آ بسے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یا اللہ! یہ کوئی ویرانی سی ویرانی ہے، پندرہ ہزار کی آبادی کا قصبہ اور اس کے جنوب مغربی گوشہ میں قادیانیوں کا مرکز اور ان کے رہائشی مکانات مرد عورتیں بوڑھے، بچے بھی ملا کر پندرہ سو نفوس

کے بارے میں تو متنبی قادیانی کو یہ الہام ہوا تھا کہ اس کی آبادی بڑھ کر لاہور سے جا ملی ہے اس طول و عریض شہر میں اس کو ایک بازار دکھایا گیا تھا جس میں کندھے سے کندھا چھلتا تھا اور بگھیاں، ٹم ٹم، دکٹوریہ اور خدا جانے کون کونسی سواریاں رواں دواں تھیں اس بازار میں سونے چاندی اور جواہرات کا کاروبار ہوتا تھا اور بڑی بڑی توندوں والے سیٹھ گدیوں پر بیٹھے تھے۔ متنبی قادیانی برخلاف الہام لکھتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے کہ لوگ لاہور کے بارے میں استفسار کریں گے تو انہیں بتایا جائے گا کہ اب وہ قادیان کا ایک محلہ بن گیا ہے۔

میں قادیان کے ویران بازار میں کھڑا جب اس الہام پر غور کر رہا تھا تو مجھے متنبی قادیانی کے الہام کے نادر پود تار عنکبوت کی طرح ہوا میں جھکولے کھاتے نظر آ رہے تھے یہاں بڑی بڑی توندوں والے جواہرات کا کاروبار کرنے والے سیٹھ تو کجا، خالی شکم مرجھائے ہوئے چہروں والے ٹٹ پونجیے دکاندار نظر آ رہے تھے جو قادیان کے ایک گوشے میں سمٹ آئے تھے۔ قادیان پھیلنے کی بجائے اب سکڑ چکا تھا۔

میں اور میرا رفیق نام نہاد مسجد اقصیٰ کا راستہ پوچھتے ہوئے آگے بڑھتے گئے جب ہم انجمن کے مرکزی دفتروں کے درمیان سے گزرے تو سامنے سے ایک لیم و شحیم ادھیڑ عمر قادیانی آتا دکھائی دیا اس نے ہمیں غور سے دیکھا اور ہمارے قریب آ کر رک گیا اور خود ہی اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا "میرا نام عبدالرحیم عاجز ہے۔ میں گورنمنٹ ملازم تھا۔ اب پنشن لے کر یہاں آگیا ہوں کافی عرصہ سرکاری ملازمت کی ہے اب دین کی خدمت کا جذبہ لے کر یہاں آگیا ہوں اور میں انجمن کا سیکرٹری ہوں" میں نے اپنا نام اور پتہ بتایا اور اس سے کہا کہ میں نام نہاد مسجد اقصیٰ اور نام نہاد بہشتی مقبرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ عاجز نے کہا "وہ تو آپ دیکھ ہی لیں گے میں ان کے علاوہ اور بھی بہت کچھ دکھانا چاہتا ہوں" میں نے کہا کہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے اور ہم نے رات کے کھانے پر امرتسر پہنچنا ہے اور سوا سات بجے یہاں سے آخری بس روانہ ہوتی ہے۔ عاجز نے کہا "آپ اس بات کا فکر نہ کریں۔ رات یہاں مہمان خانہ میں بھی گزار سکتے ہیں۔ اگر جانا ضروری ٹھہرا تو ہم آپ کو ٹیمپو پر بٹالہ تک پہنچا دیں گے اس لئے اطمینان کے ساتھ جو کچھ دیکھنا ہے وہ دیکھ لیجئے"

عاجز ہمیں متنبی قادیانی کی رہائش گاہ پر لے گیا

ان دنوں متنبی کا ایک پوتا مرزا وسیم احمد یہاں مقیم ہے اتفاق سے وہ ان دنوں حیدرآباد دکن گیا ہوا تھا اس لئے اس سے ملاقات نہ ہو سکی وسیم احمد کی رہائش گاہ کے احاطے میں چند دروازے کھلتے ہوئے نظر آئے۔ پہلے وقتوں میں یہاں مرزا غلام احمد کی بیویاں رہا کرتی تھیں۔ ان کے ایک اصحابی سے روایت ہے کہ انہیں کسی نے یہ

پر چلنے کی ضرورت پیش نہیں آیا کرتی تھیں کہ حضور کس زوجہ کے ہاں قیام پذیر ہیں۔ جس دروازے کے باہر باداموں کے چھلکے اور انڈوں کے خول پڑے نظر آئے، نام نہاد اصحاب سمجھ جاتے کہ حضور نے رات یہیں داد عیش دی ہے۔

عاجز نے ہمیں ایک کمرہ دکھایا جس کا طول و عرض ۱۲×۱۲ فٹ ہوگا اس کی چاروں دیواروں کے وسط میں طاقچے (مشکوۃ) بنے ہوئے تھے۔ عاجز نے ہمیں بتایا کہ مرزا صاحب نے اس کمرہ میں پچاس کتابیں تحریر کی تھیں حضرت صاحب کو چل پھر کر لکھنے کی عادت تھی پین کا اس وقت رواج نہ تھا ان چاروں طاقچوں میں ایک ایک دوات پڑی رہتی تھی اور حضور چلتے پھرتے ان میں ڈوبا لگا لیتے تھے۔ میں نے کہا یہ تو شائین کا طریقہ ہے عاجز نے مسکراتے ہوئے کہا جی۔ سمجھ لیجئے یہ کمرہ قادیانیوں کے نزدیک مہبط وحی اور بقول "انوار نبوت" تھا۔ عاجز نے تو صرف پچاس کتابوں کا ذکر کیا تھا جو مرزا نے اس کمرہ میں چل پھر کر لکھی تھی، لیکن وہ کمرہ نہ دکھایا جہاں چل پھر کر مرزا نے انگریزوں کی حمایت میں اتنی کتابیں لکھی تھیں جن سے پچاس الماریاں بھر گئی تھیں یہ الماریاں بھی کہیں نظر نہ آئیں یہ بھی ممکن ہے کہ تقسیم ملک کے وقت انہیں مرزا محمود ربوہ لے گئے ہوں یا پھر انگریز یہاں سے کوچ کرتے وقت یہ متاع گراں بہا اپنے ساتھ لندن لے گئے ہوں۔

اس کمرے سے جانب غرب ایک کھڑکی نظر آئی۔ عاجز نے اس کے پٹ کھولے تو معلوم ہوا کہ یہ ایک چھوٹا سا دروازہ ہے اور اس سے گزر کر تین چار سیڑھیاں چڑھ کر ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوتے ہیں اس کمرہ کا رقبہ ۸×۸ فٹ ہوگا۔ عاجز نے خود ہی بتایا کہ مرزا اس کمرے میں تہجد ادا کرتے اور دعائیں مانگا کرتے تھے حضرت اقدس کی برکت سے یہ کمرہ اب بھی مستجاب الدعوات ہے اس کمرے سے جانب جنوب اسی طرح کی ایک کھڑکی تھی۔ عاجز نے اس کے پٹ کھولے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی تہجد کہلانے ساز کا ایک کمرہ ہے اس کے بارے میں عاجز نے بتایا کہ یہ دار الفکر ہے ہمارے حضرت صاحب اس کمرہ میں امت کے بارے میں سوچا کرتے تھے اور ان کی حالت پر رویا کرتے تھے ہم عاجز کے ساتھ اس دار الفکر اور بیت الحزن میں داخل ہوئے تو گرمی کی وجہ سے دم گھٹنے لگا اس کمرہ کے جانب جنوب ایک کھڑکی تھی۔ عاجز نے پٹ کھولے تو سامنے ایک دالان نظر آیا تین چار سیڑھیاں چڑھ کر اس میں داخل ہوئے تو عاجز نے ہمیں بتایا کہ یہ نام نہاد مسجد مبارک ہے حضرت اقدس عموماً اس مسجد میں نماز ادا کیا کرتے تھے جب نماز کا وقت آتا تو حضرت صاحب بیت الحزن سے اس کھڑکی کے راستے داخل ہو کر جماعت میں شریک ہو جایا کرتے تھے قادیانیوں کے نزدیک اس میں نماز ادا کرنے کا بڑا ثواب ہے۔

اس گورکھ دھندے سے نکل کر ہم تنگ اور پیچیدہ گلیوں سے گزرتے ہوئے نام نہاد مسجد اقصیٰ پہنچے اس وقت اس کے صحن کو پانی ڈال کر ٹھنڈا کیا جا رہا تھا ہمارے استفسار پر عاجز نے بتایا کہ نماز مغرب کے بعد تمام مرد و زن یہاں جمع ہوتے ہیں اور یہ تمام جو ہم دیکھ رہے ہیں اس پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے عشاء کی نماز تک وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

میں نے ہنوز عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ عاجز اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا تو میں "نام نہاد مسجد اقصیٰ" کے اندر نماز ادا کرنے چلا گیا (اللہ تعالیٰ اس نماز کو قبول فرمائے، میرے نزدیک قادیان کی "نام نہاد مسجد اقصیٰ" اور سومنات کا مندر برابر ہیں)

اس کے صحن میں جانب جنوب مشرق ایک پختہ قبر نظر آئی۔ عاجز نے ہمیں بتایا کہ یہ حضرت اقدس کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضیٰ کی قبر پُرانوار ہے میرا دھیان فوراً "تذکرہ روسائے پنجاب" کی طرف گیا جس میں یہ مرقوم ہے کہ "اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا جب کہ افسر موصوف نے تریموں گھاٹ پر نمبر ۴۶ نیٹو انفنٹری کے باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے، تہ تیغ کیا" تذکرہ روسائے پنجاب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ "۱۸۶۵ء میں یہ خاندان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا"۔ (۲) والد بزرگوار مرزا غلام مرتضیٰ کی قبر پُر شر کے قریب

(۱) لیپل گریفن رئیسی تذکرہ روسائے پنجاب، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، ج ۲، ص ۴۹۔
(۲) ایضاً۔

"منارۃ المسیح" واقع ہے۔ یہ وہی منارہ ہے جو میں نے بس اسٹینڈ سے دیکھا تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مسیح موعود پہلے آیا اور منارہ بعد میں تعمیر ہوا۔ ان دنوں اس منارے کے گرد سنگ مرمر کی سلیں لگائی جا رہی تھیں۔ عاجز نے ہمیں بتایا کہ اس پر قلعی کرتے کرتے وہ عاجز آگئے ہیں ہر سال برسات کے موسم میں مینار کی دیواروں پر پھپھوندی سی لگ جاتی ہے اس لئے اب سنگ مرمر لگا رہے ہیں تاکہ بار بار قلعی کرنے کی زحمت سے نجات ملے۔

میں نے منارے کے گرد گھوم کر اس کا جائزہ لیا اور دل میں کہا کہ مرزائیوں کو چاہئے کہ اب اس مینار کو منہدم کر دیں مسیح موعود کا نزول تو ہو چکا ہے اگر یہ مینار باقی رہا تو شاید کوئی اور بلا نازل ہو جائے میں آگے بڑھنا چاہتا تھا کہ عاجز نے کہا: "ایسے کام نہیں چلے گا آپ مینار پر ضرور چڑھیں" اس کے اصرار پر میں مینار پر چڑھا تو میرا سانس اس قدر پھول گیا کہ دل کی دھڑکن بند ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

کافی دیر بعد میرے حواس درست ہوئے تو میں نے کھڑے ہو کر قادیان کا جائزہ لیا۔ جانب شمال کافی فاصلے پر تعلیم الاسلام کالج کی عمارت نظر آ رہی تھی یہ کالج اب غیر قادیانیوں کی تحویل میں ہے میری مراد ہے کہ ہندوؤں کے قبضہ میں ہے جانب جنوبی ذرا فاصلے پر ایک باغ نظر آیا میں نے دل میں کہا ہو نہ ہو یہی "بہشتی مقبرہ" ہے میرا قیاس درست نکلا

اور وہ باغ بہشتی مقبرہ ہی تھا۔

عاجز ہمیں ساتھ لے کر باہر نکلا۔ انجمن کے دفاتر اس وقت بند ہو چکے تھے ہم دفاتر کے سامنے سے گزر کر ریلوے بازار میں آگئے بازار کے دوسری جانب مہمان خانہ تھا اور اس کے قریب ہی جامعہ احمدیہ تھی جہاں مرزائیت کی تبلیغ کے لئے مبلغ تیار کئے جاتے ہیں جب ہم جامعہ دیکھ چکے تو عاجز کا بیٹا عبدالحفیظ وہاں پہنچ گیا۔ عاجز نے اسے کہا وہ انہیں بہشتی مقبرہ لے جائے دروازے پر چوکیدار (رضوان) ہوگا اس نے اگر کوئی اعتراض کیا تو اس سے کہنا کہ اسوقت انہیں خصوصی اجازت دی گئی ہے اور ہاں انہیں گھر ضرور لانا میں ان کے لئے چائے بنواتا ہوں۔

عبدالحفیظ ہمیں ساتھ لے کر آگے بڑھا میرے استفسار پر اس نے بتایا کہ شام چار بجے سے سات بجے تک بہشتی مقبرہ صرف عورتوں کے لئے کھولا جاتا ہے مرد اس وقت اندر نہیں جا سکتے البتہ آپ کو خصوصی اجازت دی گئی ہے۔

بہشتی مقبرہ کی جانب بڑھے راستے میں برقع پوش مرزائنوں کی کئی ٹولیاں بہشتی مقبرہ جاتی یا وہاں سے واپس آتی ہوئی نظر آئیں۔ بہشتی مقبرے کے دروازے پر ایک بوڑھا چوکیدار دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا عبدالحفیظ نے اس سے کہا کہ انہیں اس وقت بہشتی مقبرہ دیکھنے کی خصوصی اجازت ملی ہے اس پر چوکیدار نے ہاتھ سے اندر جانے کا اشارہ کیا ہمیں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر روسیاہ مرزائنیں منہ پھیر کر کھڑی ہوگئیں ہم نے بہشتی مقبرہ کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑا سرسبز باغ ہے چار دیواری کے ساتھ ساتھ سفیدے کے درخت لگائے گئے تھے جو آسمان سے باتیں کر رہے تھے مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھی نیچی نیچی سرگوشیاں کر رہے ہوں مقبرے کے اندر پھولوں کے تختے بڑے سلیقے کے ساتھ بنائے گئے تھے اور کیاریوں میں گلاب کے پودے بڑے قرینے کے ساتھ لگائے گئے تھے۔

بہشتی مقبرہ کے جانب جنوب مشرق ایک وسیع چار دیواری میں بہت سی قبریں تھیں ان میں سے نمایاں قبریں صرف دجال قادیانی اور نورالدین بھیروی کی تھیں قبروں کے سرہانے الواح نصب تھیں اور قبریں پکی تھیں البتہ ان کے گرد اینٹوں کا گھر بنایا ہوا تھا زائرین کو اس مخصوص احاطے میں داخل ہونے کی ممانعت ہے اس کا دروازہ کی صورت بنا ہوا پھاٹک، جو دجال قادیانی کی قبر سے جانب مغرب چند گز کے فاصلے پر ہے، مقفل تھا چند عورتیں اس سے چمٹ کر اپنے سینوں کو انوار سے بھر رہی تھیں اور سسکیاں لے کر دعائیں کر رہی تھیں ہمیں دیکھ کر وہ پرے ہٹ گئیں اور دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوگئیں۔

سنا ہے کہ برطانوی عہد میں یہ پھاٹک کھلا رہتا تھا اور مرزائی اپنے مسیح موعود علیہ ما یستحقہ کی قبر کی پرشر کی مٹی کو خاک شفا سمجھ کر اٹھا لے جاتے تھے۔ مجاورین ہر صبح کو اس پر تازہ مٹی ڈال دیتے اور شام تک قبر میں دوبارہ گڑھا سا بن جاتا۔ لاعلاج مردانہ بیماریوں کے لیے یہ مٹی اکسیر اعظم کا حکم رکھتی تھی ایسے مریض قبر کے قریب بیٹھ جاتے اور دائیں بائیں نظر دوڑا کر سانس اندر تقبیل کرتے۔ بس پہلی ہی لگ گئے سے تمام روگ دور ہوجایا کرتے تھے ایک بار چند افرادی زنگ یہ نسخہ آزماتے ہوئے دیکھے گئے تو پھر یہ پھاٹک عام زائرین کے لئے بند کر دیا گیا۔ اب دور ہی سے استلام کی اجازت ہے۔

اس مقدس چار دیواری کے باہر ہزاروں قبریں ہیں جو سیدھی لائنوں میں بڑے قرینے سے بنائی گئی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر قبریں موصیوں کی ہیں۔ یہاں وہ بدبخت دفن ہیں جنہوں نے اپنی جائیداد میں سے ۱/۳ حصہ کی وصیت انجمن کے نام کی تھی۔ کئی جگہ صرف الواح نصب ہیں اور قبر کا نشان نہیں ہے میرے استفسار پر جواب ملا کہ یہ ان موصیوں کے نام کی الواح ہیں جنہیں یہاں دفن ہونا تھا لیکن کسی وجہ سے ان کی میت یہاں نہ پہنچ سکی۔ اب صرف ان کے نام الواح پر کندہ ہیں اور قادیانی جب آسودگان بہشتی مقبرہ کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو وہ بھی اس دعا میں شامل ہوجاتے ہیں۔

مقدس "چار دیواری" کے قریب "صحابہ" کے سامنے چند لائنوں میں حضرت اقدس کے "صحابیوں" کی قبریں ہیں ہر صحابی کی لوح مزار پر اس کی خدمات منقوش ہیں مثلاً یہ فلاں جلسہ میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ تھا اور یہ فلاں مناظرہ میں موجود تھا اور یہ خوش نصیب حضرت مسیح موعود کے غسل و کفن میں شریک تھا ایک صحابی نے یہ وصیت کی تھی کہ اس کی لوح مزار پر لکھ دیا جائے کہ یہ حضرت صاحب کا خادم خاص تھا وغیرہ وغیرہ۔

بہشتی مقبرہ میں جانب مغرب ایک جگہ جنازہ ادا کرنے کے لئے خالی رکھی گئی ہے۔ عبدالحفیظ نے مجھے بتایا کہ جنازہ کے لئے شرکا کم ہوں یا زیادہ، نماز جنازہ میں سات سطریں بنانا ضروری ہے کیونکہ حضرت کی نماز جنازہ میں بھی سات سطریں بنی تھیں اس لئے اب سات سطریں بنانا سنت مرزا سمجھا جاتا ہے۔

بہشتی مقبرہ سے ہم عاجز کے مکان کی طرف روانہ ہوئے راستے میں باپردہ مرزائنوں کی کئی ٹولیاں مقبرہ کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں۔ جب ہم عاجز کے مکان پر پہنچے تو وہاں ایک دبلا پتلا سانولے سے رنگ کا قادیانی موجود تھا جس کے چہرے پر ایک عجیب قسم کی پھٹکار نظر آتی تھی۔ مجھے یہ ماحول بڑا عجیب سا معلوم ہوا۔ تھوڑی دیر میں عاجز بھی وہاں پہنچ گیا اور عبدالحفیظ چائے لے آیا۔ چائے نوشی کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ وہ ہونق مرزائی لندن میں رہتا ہے اس کی بیوی چند روز پہلے مرزا جی کو پیاری ہو گئی تھی اور وہ اس کی میت ربوہ میں دفن کر کے قادیان آیا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ وہ اپنی اہلیہ کی میت قادیان کیوں نہ لے کر آیا؟ اس نے کہا کہ ربوہ میں اس کے اور بھی رشتہ دار دفن ہیں۔ اس لئے اس نے مرنے سے قبل وہیں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ یوں بھی لندن سے ربوہ میت لے جانا آسان ہے قادیان لے جانے میں حکومت ہند کا قانون آڑے آتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ تقدس کے اعتبار سے مکہ و مدینہ کے بعد قادیان ہی کا

باقی صفحہ ۳۰ پر

مرزائیت اور اس کے معتقدات

قاضی محمد عبدالصبور خطیب شوکت آباد مانسہرہ

مرزائیت ان باطل مذاہب میں سے ہے جس کی تکوین ہی اس خاطر کی گئی کہ مسلم قوتوں کو نقصان پہنچے اور اسلام کے ڈھانچے میں رخنے پیدا کیے جائیں اور اس کے افکار و نظریات کو نیست و نابود کیا جائے۔ لیکن اس صورت میں کہ کسی کو علم نہ ہونے پائے کیونکہ تجربات اور تاریخ نے ثابت کر دیا ہے کہ جب بھی کسی بے دین اور باطل گروہ نے اسلام اور امت کے اجتماعی عقیدہ ختم نبوت کو للکارا تو وہ باطل قوتیں پاش پاش ہو کر اپنے انجام کو پہنچیں۔ اور اسلام زیادہ آب و تاب سے پھلا اور ابھر کر ہوا۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہ اسلام کی عزت اور شان کو کم کر دیں لیکن سوائے محرومیوں اور ذلت کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ اگر کسی نے علمی میدان میں مناظرات و مناقشات کے ذریعے اس سے پنجہ آزمائی کی کوشش کی۔ تو وہ اسلام کو زک دینے، سیلاب نور کے سامنے بند باندھنے، سورج کی روشنی کو ڈھانپنے اور چھپانے سے مایوس ہو گئے۔ جزیرۂ عرب کے مشرکوں، مصر و شام، روم و یونان کے عیسائیوں اور قریظہ وغیرہ کے یہودیوں نے اس کا خوب خوب تجربہ کیا۔ اور اس تجربے کو اپنے وقت میں ہندوؤں، آتش پرستوں، سکھوں اور دیگر گمراہ فرقوں نے دہرا کر دیکھا اور اسے یہ مشاہدہ کیا کہ یہ وہ چٹان ہے جسے پاش پاش کرنا ممکن نہیں۔ ان تلخ و ترش تجربات سے دشمنان اسلام نے یہ سبق حاصل کیا کہ اسلام اور اس کے نام لیواؤں سے کھلے بندوں ٹکر لینا اپنی موت کو دعوت دینا ہے کیونکہ ان مسلمانوں کو کھلے بندوں میں دعوت مبارزت نہ دی جائے بلکہ ان کے لئے مخفی سازشوں اور پوشیدہ چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ دھوکے اور منافقت کے طریق کو اپنایا جائے اسلام کے نام لیواؤں ہی سے اسلام ہی کے نام پر اسلام کی بیخ کنی کرنے والے تیار کیے جائیں اور اس طرح تیر بہدف اسلام کے افکار پر شبخون مارا جائے۔ اور اس کے نظریات کو نیست و نابود کیا جائے۔ اس کی حقیقی تعلیم کو مٹایا جائے اور بالآخر اس کے وجود کو ختم کر دیا جائے۔ اسی چال اور منصوبے کے تحت مرزائیت کا وجود عمل میں آیا۔ چنانچہ سب سے پہلے یہ ایک اصلاحی فرقے کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئی اور بڑھتا بلکہ سستی اور ہوشیاری سے اپنے زہریلے افکار و خیالات کا مسلمانوں میں پرچار کرنے لگی کہ تاکہ لوگوں کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکے۔ پھر آہستہ آہستہ اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ کچھ اندرون خانہ باتوں کو سامنے لایا گیا اور جب دیکھا کہ سادہ لوح بے وقوف اور کچھ غرض مند اچھی طرح جال میں پھنس گئے ہیں اور اب ان کیلئے بھاگنے کا کوئی چارہ نہیں رہا۔ تو وہ اپنے اصلی خد و خال کے ساتھ ظاہر ہو گئے۔

بہت سے لوگ جو اس تحریک کے ساتھ ناواقفیت کی بنیاد پر وابستگی اختیار کیے ہوئے تھے اور جن کے سینے میں ہنوز ایمان کی کوئی کرن باقی تھی۔ اس تحریک کو ایک مستقل صورت میں دیکھ کر اپنی نادانی اور پریشانی کا اظہار کر کے اس گمراہ ٹولے کو چھوڑ گئے اور بہت جاہل فریب خوردہ اور خود غرض دین اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سے رشتہ توڑ کر مرزائیت سے رشتہ جوڑ بیٹھے۔ یہیں سے مرزائیوں نے انگریز لعین کے اشارے پر ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ اور پروپیگنڈے کی بنیاد بنا لیا کہ پہلے پہل مرتد غلام احمد قادیانی کو مجدد کہیں، پھر مسیح اور نعوذ باللہ رسول اللہ کہیں اور آخر میں تمام انبیاء سے افضل اور برتر نبی۔ تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے فریب کا شکار بنا سکیں۔ اور اسلام کے حقائق کو مسخ کیا جا سکے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ان کے اصل مآخذ لوگوں کے سامنے رکھے جائیں تاکہ ان پر ان کی حقیقت آشکار ہو جائے۔ چنانچہ اس گمراہ ٹولے کے ابتداء ہی سے علماء حق نے ان کے حقیقی معتقدات کو انہی کی کتابوں اور انہی کی عبارات کے ذریعے پیش کرایا اور موجودہ دور میں ملکی اور عالمی سطح پر علماء حق کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ عظیم فریضہ ادا کر رہی ہے اور اس گمراہ فرقے کے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ یہ عظیم فریضہ اس لئے ادا کیا جا رہا ہے کہ عام مسلمانوں کو اور ناواقف مرزائیوں اور قادیانیوں کو مرزائیت کی اصل صورت نظر آ جائے اور انہیں علم ہو سکے کہ یہ لوگ کس قدر چالاک، منافق اور مفسد ہیں اور کس طرح بے دریغ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند قدوس ہر قسم کے عیوب و انفعالات بشریہ سے پاک اور منزہ ہیں۔ نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر اور مشابہ ہے۔

اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد تاقیامت کوئی نبی نہیں۔ رسالت ان پر ختم ہو گئی۔ وحی ان پر منقطع ہو گئی۔ ان کی کتاب قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ ان کی امت آخری امت ہے اور ان کا دین آخری دین ہے اور جو کوئی بھی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب، مفتری، بے دین، خارج از اسلام، مرتد اور واجب القتل تو ہو سکتا ہے نبی نہیں ہو سکتا۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

مرزا طاہر کے خط کا جواب

حافظ محمد اقبال رنگونی

"مرزا طاہر نے بجائے پہلے خط کا جواب نہ دیا بلکہ ایک نیا موضوع چھیڑ کر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ان کے خط کے جواب میں دوبارہ خط لکھا گیا جو مندرجہ ذیل ہے۔ اس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک اپنے نبی کی سچائی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔"

۱۹ / جون ۱۹۸۸ء

مکرمی جناب مرزا طاہر احمد صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ — مزاج گرامی!

عرض یہ ہے کہ آنجناب کی ہدایت کے مطابق جناب عطاء المجیب ارشد صاحب کا لکھا ہوا عریضہ موصول ہوا۔ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے احقر کے اشکال کا حل پیش کرنے میں پہلوتہی اختیار فرمائی۔ احقر نے آنجناب کی ایک کتاب پر ایک اشکال پیش کیا تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آنجناب یا محترم عطاء صاحب اس اشکال کا تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ اس کے بجائے آپ حضرات نے ایک نیا موضوع چھیڑ دیا جس کا مطلب اس کے سوا اور کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ حضرات نے اس اشکال کا جواب دینے میں راہ فرار اختیار فرمائی۔

اگر آنجناب یا محترم ارشد صاحب یہ فرماتے کہ یہ عبارت صحیح ہے یا یہ عبارت غلط ہے۔ یا ان عبارات کا مطلب یہ ہے تو بات پھر بھی کسی نہ کسی درجے میں ضرور اترتی اور پھر شاید مجھے دوبارہ یہ عریضہ لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی مگر جناب ارشد صاحب نے آپ کی ہدایت کے مطابق جس انداز سے اس موضوع سے بچنے کی کوشش کی ہے وہ لائق حیرت ہونے کے ساتھ ساتھ لائق افسوس بھی ہے۔

محترم ارشد صاحب نے اس موضوع کا کسی پہلو سے بھی جواب نہ دیا بلکہ ایک نیا موضوع "مباہلہ کی دعا" کا اختیار کر لیا اور لکھا کہ اب تو معاملہ بحثوں کی حد سے نکل کر اس مقام پر پہونچ گیا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ مباہلہ کا موضوع آج کا نہیں ہے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے زمانے میں بھی زیر بحث رہ چکا ہے مگر ارشد صاحب نے اس نئے موضوع کو (جو موضوع گفتگو بھی نہ تھا) درمیان میں چھیڑ کر اس امر کی وضاحت کر دی کہ احقر کا اشکال اپنے مقام پر بالکل صحیح اور لاجواب ہے۔

اگر بالفرض معاملہ بحث کی حدود سے باہر نکل چکا تھا تو پھر آنجناب نے بھی "عرفان ختم نبوت" کس لئے شائع فرمائی اور سرکاری رسالہ کا جواب دینے کیلئے کس لئے زحمت فرمائی۔ بہتر تھا کہ مباہلہ کا اشتہار شائع فرما دیتے۔ لیکن آپ نے یہ کتاب اور دیگر رسائل شائع کئے اور اپنی جانب سے وضاحت اور دفاع کی بھرپور کوشش کی۔ (یہ الگ بات ہے کہ آپ اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں) تو قارئین کتاب کو بھی اس کا حق ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ پر جو اشکال ذہن میں آئے اس کا جواب طلب کرے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جناب تو بحث و مباحثہ کریں اور قاری اس کتاب پر اشکال وارد کرے تو کہدیا جائے کہ معاملہ آگے بڑھ چکا ہے۔ عجیب منطق ہے۔

محترم جناب ارشد صاحب نے آنجناب کی ہدایت پر یہ بھی تحریر فرمایا کہ آپ نے (یعنی اس احقر نے) مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کا خود مطالعہ نہیں کیا بلکہ مولویوں کے اقتباسات نقل کر دیئے اور ان مولویوں نے قطع و برید سے کام لیا ہے۔

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جناب کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ احقر نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے جو حوالے تحریر کئے ہیں وہ براہ راست دیکھ کر تحریر کئے۔ مولویوں کی تحریرات یا اقتباسات کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ پھر وہ عبارات دقیق، پیچیدہ اور مشکل نہیں بلکہ اپنے مضمون پر بالکل صریح ہے۔ سیاق و سباق سے کاٹ کر یا مختلف معانی و مفاہیم کا جامہ پہنا کر پیش نہیں تراشی گئی بلکہ عبارت خود اپنے مدعا پر واضح ہے۔

اگر آنجناب نے مولویوں پر قطع و برید کا الزام لگایا ہے تو ذرا اپنی ہی کتاب "عرفان ختم نبوت" کو ملاحظہ فرمایئے۔ جن میں ایسے حوالے موجود ہیں جو اپنے سیاق و سباق سے بالکل علیحدہ کر دیئے گئے ہیں اور قطع و برید سے کام لیکر ایک معنی بنا دیا گیا۔ احقر کے سامنے اس کی مثالیں موجود ہیں۔

جہاں تک مباہلہ کا تعلق ہے آپ بخوبی واقف ہیں کہ ہندو پاک کے علاوہ اس ملک میں بھی اس پر کافی تجربے ہو چکے ہیں۔ علماء اسلام کی طرف سے اخبارات کی معرفت یہ باتیں پڑھ چکا ہوں۔ اب دور نہ جائیے۔ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا جو معرکہ پیش آیا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کس طرح اختتام پذیر ہوا تھا۔ اور اس وقت لوگوں نے حق و باطل کی معرکہ آرائی میں حق کی فتح کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ خیر! آخر میں پھر سے گذارش کروں گا کہ اگر جناب

باقی صفحہ ۳۰ پر

بزمِ ختمِ نبوت

سادہ لوح لوگ

قادیانیوں کی سازشوں سے بچ گئے

عبدالمتین تبسم ساہیوال

سادہ لوح لوگوں کو قادیانیوں کی سازشوں سے بچانے کیلئے رسالہ "ختم نبوت" نے جو کام سرانجام دیا ہے اور دے رہا ہے۔ میں اس کیلئے دعاگو ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدوں کی نصرت فرمائے اور اس مشن میں کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مرزا طاہر احمد قادیانی کو مناظرے کا

چیلنج

مناظرہ "مرزا غلام احمد قادیانی کی شرافت پر ہوگا"

خادم السلام الفقیر عبدالوہاب ابراہیمی ملتان

ملتان۔ ۱۱ جولائی (   ) "نوائے وقت" ۱۰ جولائی میں مرزا طاہر احمد قادیانی کا صدر پاکستان اور علمائے اسلام کو چیلنج شائع ہوا۔ موجودہ حالات میں اس چیلنج کا اعلان مضحکہ خیز ہے۔ صدر پاکستان تو اس جھنجھٹ میں نہیں پڑیں گے مگر علماء اسلام کثیر تعداد میں یہ چیلنج ضرور قبول کریں گے۔

اس چیلنج کے سلسلے میں اپنا نام بھی پیش کرتا ہوں۔ میں ان شاء اللہ العزیز مرزا کی اپنی تصنیفات کے پانچ سو سے زیادہ حوالہ جات سے ثابت کروں گا کہ مرزا قادیانی شریف انسان نہ تھا بلکہ اسے تو شرافت کی ہوا بھی نہیں لگی تھی۔ لہٰذا ایسے شخص کا مہدی، مسیح یا نبی ہونا بجز خرافات کچھ نہیں۔ اگر مرزا طاہر میں ہمت ہے تو مرزا قادیانی کی شرافت ثابت کرے۔

اس نے شیزان کا صرف ایک گھونٹ پیا تھا کہ...

عبدالمنان چانڈیہ ۔ لاڑکانہ

ایک مرتبہ چند دنوں پہلے کی بات ہے کہ میرا ایک ہوٹل میں جانا ہوا۔ ادھر ہوٹل میں میں نے کھانا بھی کھایا تھا اور پانی وغیرہ بھی پیا۔ جونہی میری نظر نے دیکھا ایک اجنبی نوجوان شیزان کی بوتل ہاتھ میں اٹھائے ہوا ہے۔ اس نے صرف ایک ہی گھونٹ پیا تھا کہ میں نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے منع کیا تو وہ رک گیا اور میں نے اسے کہا "صاحب! یہ جو بوتل آپ پی رہے ہیں، قادیانیوں کی ہے۔ قادیانی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ شیزان بوتل کی تجارت سے جو منافع ہوتا ہے وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔"

میں یہ الفاظ کہنے ہی نہ پایا تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اجنبی نوجوان نے شیزان بوتل پھینک دی اور پھر قادیانیوں کو لعنت ملامت شروع کر دی اور اٹھ کر چلا گیا اور کاؤنٹر پر پیسے ادا کر دیئے۔

اب کوئی مرزائی بحث نہیں کرسکتا

قاری ظہور الحسن صدیقی [illegible] گروٹ

"ختم نبوت" ہر ہفتے نظروں سے گزرتا ہے آپ یقین جانیں کہ ایک ہی نشست میں تمام ریویو پڑھتا ہوں اور جب تک یہ پرچہ مکمل طور پر پڑھ لوں۔ قرار نہیں آتا۔ یقیناً یہ مرزائیت کے خلاف ایٹم بم ہے۔ میں نے مرزائیت کے خلاف بہت کچھ اس رسالے سے سیکھا ہے۔ اب کوئی بھی قادیانی میرے ساتھ بحث نہیں کرسکتا۔

صفحات زیادہ کریں

سید عبدالقادر درگزی خضدار

ہم مستقل طور پر "ختم نبوت" کے قاری ہی نہیں بلکہ عاشق ہیں۔ بہت انتظار کرتے ہیں اور ہم "ختم نبوت" کو ایک ہی نشست میں ختم کر دیتے ہیں لہٰذا آپ سے گذارش ہے کہ اس کے صفحات کو بڑھا دیں، یہ زیادہ دلچسپ ہوگا۔ قیمت کی کوئی پرواہ نہیں۔

صفحے بڑھا دیجئے

محمد امیر قاسم ہرنولی میانوالی

جب آپ کا رسالہ آ جاتا ہے اور مجھے پہنچتا ہے تو میں ایک دن میں پڑھ لیتا ہوں۔ باقی چھ دن بے چینی سے اس کا انتظار کرتا ہوں۔ آپ مہربانی فرما کر اس کے صفحے بڑھا دیں۔

مجھے رسالہ بہت پسند ہے

محمود علی۔ جھنڈانوالہ ضلع بھکر

میں ہر ہفتے "ختم نبوت" کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ تمام دینی رسائل میں مجھے سب سے زیادہ یہی پسند ہے اس کے ٹائٹل میں مقناطیس کی کشش ہے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ خدا اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

آپ کا شکریہ

عبدالحمید لدھیانوی ۔ جنوبی وزیرستان

آپ کا ہفت روزہ "ختم نبوت" ملا، دیکھتے ہی خوشی کی انتہا نہ رہی ۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ اس سے ایمان کی تازگی، عقیدہ کی پختگی اور اسلامی غیرت حاصل ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ غیر مسلموں کے لیے ہدایت کا سبب بنے ۔

گوگیرہ اوکاڑہ میں مرزائی شرارت

اطہر رشید لیتھو فورس ۔ بنگلہ گوگیرہ

خدا آپ کو اس دُنیا میں بھی خوش رکھے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قادیانیت کو فتح کرنے کی طاقت بخشتا رکھے ۔ یہ خط ہم آپ کو بنگلہ گوگیرہ ضلع اوکاڑہ سے بھیج رہے ہیں ۔ ہمارے بنگلہ میں بھی چند قادیانی ہیں ان کی پہلے عبادت گاہ بنی تھی ۔ جب ختم نبوت کی تحریک چلی تو یہ مسمار کر دی گئی لیکن اب انہوں نے دوبارہ تعمیر کرنا شروع کر دی ۔ خفیہ تبلیغ بھی کر رہے ہیں اور اگر کوئی ضلع اوکاڑہ میں اس کی شاخ ہے تو اس پر ضرور توجہ دی جائے ۔ اور حکام بالا سے بذریعہ رسالہ احتجاج کیا جائے ۔

کاروانِ ختم نبوت رواں دواں ہے

صفدر حسین کمیانہ ۔۔۔۔۔۔۔ اسلام آباد

تقریباً تین سال سے جریدہ ختم نبوت باقاعدہ پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے ۔ اور مجھے یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ یہ رسالہ روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے ۔ اور ختم نبوت کے مجاہدوں کا یہ قافلہ پوری لگن اور محنت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور بفضل خدا اللہ کی مدد اس کے ساتھ ہے اور انشاء اللہ رہے گی اور خدا نے چاہا تو ایک دن مرزائیوں کا نام صفحۂ ہستی سے ضرور مٹے گا اور انشاء اللہ میری اور آپ کی یہی منزل اور یہی مقصود ہے ۔

رسالہ مجھے بہت پسند آیا

محمد نجیب اللہ صابر ۔ بیل شریف ہلا

میں رسالہ ختم نبوت کا تین ہفتوں سے مستقل خریدار ہوں اور رسالہ کا انتظار کرتا رہتا ہوں ۔ مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے ۔ میں ختم نبوت رسالہ کے ایجنٹ حضرات اور ایڈیٹرز کو خوش آمدید کہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ۔۔۔ نہ کرے اللہ اس رسالے کو ترقی عطا فرمائے آمین ۔

ایک تصحیح

سعید احمد صدیقی جنرل سیکرٹری مجلس فاروقیہ

جناب محترم مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے حیدر آباد میں آمد اور بیان کے پروگرام کے سلسلہ میں رپورٹنگ آپ کے ہفتہ وار اخبار "ختم نبوت" کے شمارہ نمبر ۳۹ جلد نمبر ۲ کے صفحہ نمبر ۲۸ پر چھپی ہے اس میں لطیف آباد یونٹ سات کی جس مسجد میں جناب مولانا محمد یوسف صاحب نے درس دیا ۔ اس کا نام جامع مسجد فاروقیہ ہے اور اسی نام سے عرصہ ۱۵ سے موسوم ہے ۔ آپ کے رپورٹر نے بجائے جامع مسجد فاروقیہ کے "مولانا منظور الحق کی جامع مسجد لطیف آباد یونٹ سات نمبر" کے نام سے ذکر کیا جس جامع مسجد فاروقیہ اور اہل محلہ جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کی ہے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے جس کی تصحیح ضروری ہے ۔ مولانا موصوف اس مسجد کے پیش امام ہیں ۔

اس مسجد سے متعلق نمازی اور منتظمین تحریک ختم نبوت کے سرگرم حامی اور رسالے کے باقاعدہ خریدار ہیں اور ہر ماہ تحریک کے فنڈ میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں ۔

بائیکاٹ ہو گیا

سید محبوب علی محبوب بٹہ گرام خوشحال

آپ نے جو پرچہ ہفت روزہ "ختم نبوت" جاری کیا ہوا ہے ۔ اللہ کریم اس پرچے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی سے ہمکنار فرما دے ۔ آمین ۔ اس پرچے نے واقعی بہت اثر دکھایا ہے اور لوگ اب اس حقیقت کو سمجھنے لگ گئے ہیں کہ مرزائی واقعی ہمارے ملک اور مسلمان قوم کے دشمن نمبر ایک ہیں بہت سی جگہوں پر شہر ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے ۔ امید ہے کہ عنقریب ہمارے تمام علاقے سے ان کا بائیکاٹ ہو جائے گا ۔

پاکستان نیوی اور قادیانی مصنوعات

محمد محسن طاہر کراچی

جس طرح آپ نے ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں اور دن رات مرزائیوں کی ناموس رسالت کے خلاف مذموم سازشوں کو خاک میں ملانے کیلئے اعلانِ جنگ کر رکھا ہے ۔ قابلِ ستائش ہے ۔

راقم الحروف بھی ایک ادنیٰ عاشقِ رسول ہونے کی حیثیت سے اس مشن میں شامل ہے ۔ میرا تعلق پاکستان نیوی سے ہے جس میں ڈھکے چھپے کافی مرزائی موجود ہیں میں جس یونٹ میں ہوں ۔ یہاں اور پھر میری ہی بیرک میں دو مرزائی بستے ہیں ۔ پہلے مجھے ان کے بارے میں علم نہیں تھا لیکن مجھے بہت جلد ان کے بارے میں پتہ چل گیا ۔ میں نے ان کافروں کے بارے میں اپنے تمام ساتھیوں کو آگاہ کر دیا اور متنبہ کیا کہ ان برتنوں کو جن میں یہ کھاتے پیتے ہیں ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں ۔ اور ہر معاملہ میں ان کا مکمل بائیکاٹ کر کے عاشقِ رسول ہونے کا ثبوت دیں ۔

اب تمام ساتھیوں میں ان کے خلاف سخت نفرت پائی جاتی ہے ۔ چند دن پہلے ایک مرزائی میرے ایک دوست کو جو نیا نیا آیا تھا شیزان کمپنی کا بنا ہوا اچار لا کر دیا ۔ اُس نے ابھی استعمال نہیں کیا تھا کہ مجھے اس کا علم ہو گیا ۔ میں نے اپنے دوست کو بتایا کہ یہ آدمی مرزائی

باقی صفحہ ۳۰ پر

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

تحریر: ——— محمد افضل

حضرت علیؓ کی کنیت ابوتراب اور آپ کا لقب حیدرِ کرار تھا۔ اسلام قبول کرنے والوں میں جو نام سرفہرست آتے ہیں، ان میں حضرت علیؓ بھی ہیں، جن سے علم و سخاوت اور فکر و شجاعت کی کتنی ہی روایتیں وابستہ ہیں۔ کوہ صفا پر جب حضورؐ نے یہ اعلان کیا کہ میں تمہارے لئے وہ چیز لیکر آیا ہوں جو دین و دنیا دونوں میں تمہاری کفیل ہوگی۔ مشرکانہ اعتقادات پر یہ صداقت کی بھرپور چوٹ تھی۔ جس نے دماغوں کو جھنجھوڑ دیا۔ نفرت کی ایک دیوار بیچ میں حائل ہوگئی۔ قرابت داروں نے منہ پھیر لیا۔ اور اولوالعزم پیغمبرؐ نے کہہ دیا۔ مجھے تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ اس بارِ گراں کے اٹھانے میں کون میرا ساتھ دیتا ہے۔ زبانیں گنگ ہوگئیں اور لوگوں کی گویائی نے ساتھ چھوڑ دیا۔ پیغمبرِ خدا کی نگاہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا رہی تھی۔ خیال ہو سکتا تھا کہ ابوطالب ہر موقع کی طرح اس دفعہ بھی بھتیجے کو مایوس نہ کریں گے مگر یہ توقع پوری نہ ہوئی اور نگاہِ رسالت جھکے ہوئے سروں کا جائزہ لینے لگی۔ ایک نوجوان اپنی جگہ سے اٹھا جس نے کہا اگرچہ میں صغیر السن ہوں مگر آپ مجھے اپنا قوت بازو پائیں گے۔ ہجرت کے وقت قریش نے جب رات کے وقت تاریکی میں مکان کا محاصرہ کر لیا تو روانگی پر آمادہ ہوگئے۔ علیؓ اگرچہ نو عمر تھے لیکن ہر موقع کی طرح اس وقت بھی فداکاری کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپؐ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سو رہنے کی ہدایت کرکے سیدنا ابوبکرؓ کے گھر روانہ ہوگئے۔ سرورِ کائنات قریش کے مجمع سے کس طرح گزرے، یہ معجزۂ رسالت ہے۔ تھا کہ قریش اندھے ہوگئے تھے۔ چچا کا بیٹا ان کے بستر پر جوانی کی نیند سو رہا تھا۔ کفار واقعی حضرتؐ کو بسترِ استراحت پر سمجھ رہے تھے لیکن صبح کو ان کی بجائے ابوطالب کا بیٹا بیدار ہوا تو ان کے غصے کی حد نہ رہی۔ کسی سے ہمت نہ ہوئی کہ علیؓ سے پوچھتے کہ حضورؐ کہاں ہیں ——— یہ حضرت علیؓ کی جاں نثاری کا بہت بڑا ثبوت تھا۔ جنگِ احد میں جب خالدؓ بن ولید نے پلٹ کر حملہ کیا تو حضورؐ کے گرد بارہ سرفروش تھے جو آخری سانس تک اپنے آقا کی حفاظت کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ ابوطالب کا بیٹا جنگِ بدر میں بھی لڑا تھا لیکن آج ذوالفقارِ حیدری کا انداز ہی کچھ اور تھا۔ وہ بجلی کی طرح چمکتی اور دشمن کے خرمنِ حیات کو جلا کر پھر بلند ہو جاتی۔ کفار کا ہر فرد حضورؐ کے چہرۂ اقدس کو نشانہ بنائے تھا اور حضرت علیؓ کی نگاہ چاروں طرف جا رہی تھی۔ جدھر سے کوئی وار ہوتا وہ بڑھ کر سینہ سپر ہو جاتے۔

صلح حدیبیہ کے وقت صلح نامہ کی تحریر کی خدمت حضرت علیؓ کے سپرد ہوئی جنہوں نے اسے محمد رسول اللہ سے شروع کیا۔ اس پر کفار نے اعتراض کیا اور حضورؐ نے اس کو کاٹ دینے کی اجازت دے دی۔ لیکن حضرت علیؓ نے اس کو کاٹنا بے ادبی سمجھا اور کہا علیؓ کی قلم محمد کا لفظ لکھ تو سکتی ہے مگر کاٹ نہیں سکتی۔ آخر حضورؐ نے اس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا۔

ان کے عدل و انصاف کا یہ عالم تھا کہ ایک نصرانی کی زرہ گر پڑی اور ایک نصرانی کے ہاتھ آئی، حضرت علیؓ نے اُسے شناخت کر لیا اور قاضی شریح کی عدالت سے رجوع کیا۔ نصرانی زرہ کا دعویدار ہوا اور قاضی نے حضرت علیؓ سے ثبوت طلب کیا۔ اُن کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا۔ وہ اسی وقت حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلے کا حل بڑی آسانی سے فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں ایک بچے کیلئے دو دعویدار عورتوں کا فیصلہ کرنا تھا۔ دونوں میں سے ہر ایک کہتی تھی کہ بچہ میرا ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ بچے کو قتل کرکے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اس پر ایک عورت بیتاب ہو کر کہنے لگی کہ نہیں ایسا نہ کیا جائے۔ بچہ دوسری عورت کو دے دیا جائے۔ دوسری عورت بدستور خاموش تھی۔ حضرت علیؓ نے بغور اس کی طرف دیکھا اور بچہ دست بردار ہونے والی عورت کو دے دیا۔

منجانب: محمد افضل جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ بستی والا مرکز ارباب والا تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان۔

پاکی

محمد محبوب اللہ نور الاسلام بنگلہ دیش

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا والوں سے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کی بہت تعریف کی ہے کیا راز ہے؟ انہوں نے عرض کیا! ہم طہارت پتھر اور پانی سے کرتے ہیں۔

سنتِ نبوی یہی ہے کہ رفع حاجت کیلئے جائیں تو پہلے ڈھیلے سے خشک کریں پھر پانی سے طہارت کریں۔

استنجا کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے کام نہ لیں اور نہ کسی برتن کے اندر استنجا کریں۔

طہارت کیلئے بائیں ہاتھ استعمال کیا جائے۔

ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا جائے۔

(ماخذ از طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

اب آ گئے آپ کے اعمال جائیں

مرسلہ: امۃ الواسع شیخ ، بیکو

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر پر جاتے تو اتنا روتے کہ ریش مبارک بھیگ جاتی۔ کسی نے کہا آپ جنت دوزخ کے بیان پر اتنا نہیں روتے جتنا آپ قبروں پر روتے ہیں تو آپ نے فرمایا:

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس عذاب سے مُردہ بچ گیا تو دوسری منزلیں بھی اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اگر اس منزل (قبر) سے نجات نہ پائی تو دوسری منزلیں بھی کڑی ہو جاتی ہیں۔" سہ

کہا احباب نے یہ دفن کے وقت
کہ ہم کیونکر وہاں کا حال جانیں
لحد تک آپ کی تعظیم کر دی
اب آگے آپ کے اعمال جانیں

★★★★★

حصول علم

خلیل الرحمٰن، مفتاح العلوم حیدرآباد

حضرت عباسؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو نصیحت کی کہ تین ارادوں سے علم حاصل نہ کرنا: ۱۔ ریاکاری کے ارادے سے۔ ۲۔ بحث و مباحثہ کے ارادے سے۔ ۳۔ فخر و مباہات کے ارادے سے۔ اور تین ارادوں سے علم کو ترک نہ کرنا۔ ۱۔ جہل کی محبت سے۔ ۲۔ علم کی ناقدری سے۔ ۳۔ طلب علم میں شرم سے۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ "علم نیت سے شروع ہوتا ہے پھر توجہ سے سُننا، پھر سمجھنا، پھر یاد رکھنا پھر عمل کرنا اور پھر علم کی ترویج و اشاعت ہے۔"

★★★★★

ماں

اعجاز احسن مرحوم

مرسلہ: عبدالباسط سومرو، سکھر

ماں سے زیادہ کون ہے اچھا
ماں سے زیادہ کون ہے پیارا

لاڈ اس نے مجھ کو کھلایا
چلنا اس نے مجھ کو سکھایا
اس نے مجھے قرآن پڑھایا
سیدھا راستہ اس نے دکھایا

ماں سے زیادہ کون ہے اچھا
ماں سے زیادہ کون ہے پیارا

اس نے میری خدمت کی ہے
اس نے مجھ سے الفت کی ہے
اس نے مجھ کو نصیحت کی ہے
روشن دین کی خلعت دی ہے

ماں سے زیادہ کون ہے اچھا
ماں سے زیادہ کون ہے پیارا

اللہ اپنی رحمت رکھے
ماں کو میری سلامت رکھے
کوئی نہ اس سے عداوت رکھے
بھائی بہن کی الفت رکھے

ماں سے زیادہ کون ہے اچھا
ماں سے زیادہ کون ہے پیارا

عربی زبان

محمد رشید عباسی، بانڈہ شیر علی خان، ایبٹ آباد

یہ وہ مبارک زبان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام نازل فرمایا جس کی تلاوت ہم میں سے ہر شخص اپنے ایمان کا تقاضا سمجھ کر روزانہ کرتا ہے۔

یہ وہ مبارک زبان ہے جسے سردار انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے اور عشق رسول اور محبت دین کا تقاضا ہے کہ اپنے محبوب کی زبان سب زبانوں سے زیادہ مقدم سمجھیں۔

یہ وہ مبارک زبان ہے جس میں ہمارے مذہب اسلام کی جملہ تعلیمات اپنی اصلی آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ اپنی مذہبی تعلیمات کو اصلی رنگ میں سمجھنے کیلئے عربی زبان کو مذہبی عقیدت مندی کے ساتھ حاصل کریں۔ اور قرآن و حدیث سے براہ راست واقف ہونے کے قابل ہو جائیں۔

یہ وہ زندہ اور رائج الوقت زبان ہے جو دنیا کے ہر حصے میں جہاں کہیں مسلمان موجود ہیں، پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

یہ وہ ابدی زبان ہے جو مرنے کے بعد والی ابدی زندگی میں بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔

دیکھئے! عربی اذان اور اقامت

اس کے بغیر پیدائش مکمل نہیں ہوتی اور ہم اس وقت تک اپنے نومولود بچوں کو جنم گھٹی نہیں پلاتے جب تک مسجد کے معزز مولوی صاحب تشریف لا کر بچے کے دائیں کان میں عربی اذان اور بائیں کان میں عربی اقامت نہ دے دیں۔

عربی ماشاءاللہ: اس کے بغیر ہمارے پھول بچوں کی زیارت نہیں کی جاتی۔ اور یہ تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جب محلے کی بڑی بوڑھیاں جب بچے کو پہلی بار دیکھیں تو ان کی زبان سے جو پہلا بے ساختہ جملہ نکلتا ہے وہ یہ ہے "ماشاءاللہ! بچہ بہت خوبصورت ہے"

نماز کا حکم قرآن و حدیث سے

غلام رسول نجیب، الاکروڑ

- نماز پڑھیئے اس سے قبل کہ آپ کی نماز پڑھی جائے۔
- نماز جنت کی کنجی ہے۔
- خلاف سُنت نماز کی ادائیگی اللہ کو پسند نہیں ہے۔
- قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائیگا۔
- نماز سیکھنا اور اس کو صحیح طریقہ سے ادا کرنا فرض ہے۔
- نماز بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے۔
- اپنے بچوں کو نماز پڑھاؤ اور خود بھی نماز پڑھو۔

تبصرہ کتب

مولانا منظور الحسینی صاحب

سیرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ

مؤلف: چوہدری محمد صدیق کھوکھر

صفحات: ۹۸

قیمت: ساڑھے سات روپے صرف۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ الفاروق سلطان پورہ روڈ۔ لاہور

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہجرت سے تین برس پہلے چھ سال کی عمر میں بیاہی گئیں شوال ۱ھ میں ۹ برس کی تھیں کہ رخصتی ہوئی۔ ربیع الاول ۱۱ھ میں بیوہ ہوگئیں اور ۵۸ھ میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اخلاق و کردار کی پاکیزگی، زہد و ورع، جود و سخا، راست گفتاری، غیرمعمولی زبردست حافظہ، ملکہ استنباط، مسائل اور مجتہدانہ بصیرت کی صفات سے آراستہ تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات میں سے امتیازی شان رکھتی تھیں اور بعض آپ کی ایسی خصوصیات ہیں جن میں امت میں سے کوئی آپ کا شریک نہیں۔

زیر نظر کتابچہ میں جہاں سیدہ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت مقدسہ کو اجاگر کیا گیا ہے وہیں منافقین کے مغالطات کا بھی منہ توڑ جواب دیا گیا ہے حق تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازے اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

سیرت سیدنا عمر بن خطاب رضہ

مؤلف: سید نور الحسن بخاری

اصلاحات۔ سیدنا عمر فاروق اعظم رضہ

مؤلف: ابوالرشید محمد حسین انصاری۔

صفحات ۸۲ قیمت ۵ روپے صرف۔

بزم رنگین تاریخ اور امت کے بنانے والی مایہ ناز ہستیوں اور اکابرین اسلام کو فراموش کر دیتی ہے۔ اس کے تمام جذبات، امنگیں، حوصلے اور ولولے سب سلب ہو جاتے ہیں۔ افراد ملت کو بیدار کرنے کے لیے صحابہ کرام رضہ اور سلف صالحین کے حالات کو سامنے لایا جائے تاکہ اتباع کر کے دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کی جائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نام سے کون ناواقف ہے۔ اپنے تو اپنے پرائے بھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ایسی بلند ترین ہستی کے حالات اور اصلاحات اختصار کے ساتھ اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔ حق تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نیز رسائل (۱) نماز میں وساوس کا علاج (۲) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی آرزو (۳) اشرف اللطائف، افادات حکیم الامت مولانا تھانویؒ قدس سرہ، مرتب مولانا محمد اقبال قریشی، یہ تینوں کتابچے تین روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ محمد شرقی ہارون آباد ضلع بہاولنگر (پاکستان)

فیشن پرستی اور اس کا علاج

مؤلف: احسن سعید صاحب

صفحات: ۲۳۲

ناشر: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی ۲

فیشن کے موضوع اور اس قسم کے دوسری عنوانات پر لکھنے کی شدید ضرورت تھی جو جناب بیگم احسن سعید نے پوری کر دی ہے۔ پہلے یہ کتاب حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی اب پاکستان میں مظہری والوں نے شائع کر دی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ۔ فیشن کے اسباب کے اثرات اس کے مضرات، تدارک اور علاج، ایک مکمل تجزیہ ہے جو مغرب زدگی اور نقالیت کا بھرپور آپریشن ہے۔

کتاب کے آخر میں رائج الوقت تمام فیشنوں کا اسلامی احکام سے موازنہ مختصر جامع طور پر ۱۵ نکات میں ایسے تقابلی انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ فیشن پرستی سے بیزاری کا جذبہ ابھرتا ہے اور سادگی کا دلدادہ بن جاتا ہے۔ محترم استاذ احسن سعید صاحب نے کم یاب موضوع پر کامیاب قلم اٹھایا ہے۔

نام کتاب: اسلامی تجارت کے چند بنیادی خدوخال

مؤلف: مولانا محمد یوسف قریشی: صفحات ۴۰

قیمت: ۵ روپے۔

ملنے کا پتہ: مؤتمر المؤلفین جامعہ اشرفیہ پشاور

اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں امتیازی ہدایات دی ہیں جس کی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام کا نظام تجارت بھی اپنی امتیازی شان رکھتا ہے۔

اس نظام تجارت پر مولانا موصوف نے پہلے "اسلام کا معاشی ..." کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ زیر نظر کتابچہ اس کی دوسری قسط ہے۔ اہل تجارت اور عام مسلمانوں کے لئے مفید ہے۔

نام کتاب: روح البیان حصہ اول

مؤلف۔ مولانا شاہ محمد احمد پرتاب گڑھی۔

صفحات ۲۰۸

ناشر: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی ...

روح البیان درحقیقت بقیۃ السلف حضرت مولانا شاہ محمد احمد پرتاب گڑھی دامت برکاتہم کے مواعظ کا مجموعہ ہے اس کتاب کے مقدمے میں حضرت مولانا شاہ ابرار الحق حقی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت حکیم مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں۔ بلاشبہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی دامت برکاتہم کی ذات گرامی بھی اس دور میں ہمارے اسلاف کا نمونہ ہیں حضرت کی بھی مجالس میں شرکت کرتے اور آپ کے مواعظ سننے کا اتفاق ہوا ہوگا

ان کو اس کا بخوبی اندازہ اور مشاہدہ ہوگا، کہ آپ کی مجلس میں کیسی برکت اور آپ کے بیان میں کیسی تاثیر ہے۔ آپ کے بیانات عجیب پر تاثیر مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ متقدمین جیسا سادہ انداز بیان مگر نہایت جامع اور موثر ہوتا ہے۔ یہ مجموعہ پہلے انڈیا میں شائع ہوا تھا، اب کتب خانہ مظہری والوں نے چھاپ کر دیا ان کے مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔

نام کتاب: تحفۃ النکاح

نام مصنف: حضرت مولانا محمد ابراہیم پالن پوری

صفحات: ۸۰

ملنے کا پتہ: (۱) اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر

نمبر ۲: فاروقی گھٹھائی کیاڈنڈر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر

نمبر ۳: جامعہ محمودیہ مدینہ ٹرسٹ ۱۵ اے، ۳ گلشن حبیب شمالی کراچی نمبر ۳۶۔

اس دور میں جوان طبقہ جو اپنی کیطرف متوجہ ہے وہ سنت؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی اور عاشق ہونے ہے اور اپنی پوری جوانی حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق گذارنا چاہتا ہے۔ جوانوں کے لئے سب سے اہم مسئلہ شادی بیاہ میں پیش آنے والے معاملات خانگی تعلقات اور جوانی کی حفاظت ہے۔ مولانا موصوف نے اس عنوان پر لکھ کر جوانوں پر احسان فرمایا جس کے پڑھنے کے بعد ایک نوجوان طبقوں کی کتابوں کے پڑھنے کا محتاج نہیں رہے گا۔ اور جوانی کی زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے مطابق گذار سکے گا۔

شگفتگی سے کر دیں اور حقیقت یہ کے تمام امور کو سہل زبان میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ جوانوں کیلئے ایک تحفے سے کم نہیں

نام کتاب: مرنے کے بعد کیا ہوگا (جدید اضافہ شدہ ایڈیشن)

نام مولف: مولانا مفتی محمد عاشق الہی بلند شہری مہاجر مدنی

قیمت: درج نہیں، تعداد صفحات ۳۹۶

ناشر: مکتبہ رشیدیہ قاری منزل پاکستان چوک، کراچی۔

اس کتاب میں برزخ اور اہل برزخ کے حالات، مومن کے لئے قبر کی روشنی و قبر کی کشادگی، مومن کا اعزاز و اکرام اور قبر میں منکر نکیر کا سوال و جواب نافرمانوں کے لئے قبر کی تنگی اور دردناک عذاب، قیامت، حشر نشر، میدان حشر کی نفسا نفسی دھوپ اور بھوک و پیاس، حساب کتاب اور ہاتھ پاؤں کی گواہی، اہل دوزخ اور دوزخ کے المناک عذاب، اژدہے، سانپ، بچھو، کانٹے دار کھانے، کھولتا ہوا گرم پانی بدبو دار خون اور پیپ کا پینا چھترا وغیرہ سے گذرنے کی حالتیں، اہل جنت کے انعامات حوض کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کا شفاعت فرمانا اور جنتوں میں قسم قسم کی نعمتیں، نہریں، باغات، درمیوہ جات، حور و قصور بالاخانے اور بازار اور اللہ کا دیدار جو سب سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں، یہ سب چیزیں تفصیل سے ذکر کی گئی ہیں۔ اور پوری کتاب قرآن و حدیث کے حوالوں سے مستند مزین کیا ہے

کتاب کے آخر میں خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمتہ اللہ خلیفہ اجل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کا مراقبہ موت ہے درس عبرت بطور ضمیمہ شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کو پڑھکر عبرت حاصل کی جائے اور اپنی موت کو فراموش نہ کیا جائے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے

آؤ، اپنا ایمان درست کرلیں

نام مولف: ظہیر احمد قریشی۔

قیمت: مفت حاصل کی جا سکتی ہے

ناشر: نثار احمد قریشی

۱-۱۴-۸۰۵ کباڑی کی پورہ اورنگ آباد (انڈیا)

صفحات: ۹۰

زیر تبصرہ کتاب نمبر ۱ ایڈیشن ہے اس کتابچے کا مقصد کسی فرقے کی تردید نہیں بلکہ مسلک حق اور صراط مستقیم کو واضح کرنا ہے وہ خوش قسمت مسلمان جن کا ذہن بدعت کے زنگ سے آلودہ نہیں انہیں اس کتاب سے کافی فائدہ پہنچے گا۔

اس کتاب کی ابتدا میں شہید الاسلام مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب تقویۃ الایمان کا دیباچہ درج کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

تضادات مرزا غلام احمد قادیانی

محمد شفیق خان منڈی فاروق آباد شیخوپورہ

تصویر کا پہلا رُخ

۱۔ میں اُن تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ اُن سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب، کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔

(اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج۲)

۲۔ میں خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اُسے بے دین، دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۴۴ - مرزا صاحب کا تحریری بیان مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۳۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر ہوں اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

تصویر کا دوسرا رُخ

● سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء)

● میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے مجھے بھیجا ہے اور اُس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

● میں بھی آنحضرت کے بعد رسول اور نبی ہوں (انجام آتھم)

تصویر کے دو رُخ آپ نے دیکھے۔ اندازہ لگائیے کہ یہ شخص کتنا فریبی، دغاباز اور مکار تھا۔

آزاد نظم

ایک چھوٹا سا واقعہ، جو میرے اپنے ساتھ بیتا

محمد ادریس احمد آزاد خوشاب

اس پُرانے سے مندر کے سایہ تلے
سُرخ اینٹوں کی موٹی سی دیوار پر
ایک تحریر ہے
ایک مدت سے جو
دُھندلی دُھندلی سی ہے
اس پہ لکھا ہُوا ہے
"سگ قادیاں"
اور دائیں طرف
ایک سگی سی بوڑھے کی تصویر ہے
جس کی دم بھی ہے اور
چار پاؤں بھی ہیں
صرف چہرہ ہے بس
آدمی کی طرح
اس کے سر پہ ہے شلوار
لپٹی ہوئی
میں یہی چاہتا ہوں
کہ تصویر وہ
یونہی دیوارِ مندر پہ کندہ رہے
لوگ ہنستے رہیں
اور سگ قادیاں کے نواسے لے
دیکھتے ہی رہیں اور جلتے رہیں
آج پھر میری اک دم
"سگ قادیاں"

پر نظر پڑ گئی
میں وہیں رُک گیا
اور تکتا رہا
یہ، ہیں تھی کہ میرے دونوں کان
اک دم کھڑے ہو گئے
وہ پُرانی سی گاڑی
کی آواز تھی
ایک دم رُک گئی
اور گاڑی کے رُکنے کی آواز میں
کھڑکی کھلنے کی آواز بھی مل گئی
کوئی اسّی، بیاسی برس عمر کی
ایک بڑھیا تھی وہ
اس نے پاؤں میں اونچی سی ایڑھی والا
چپلیوں کا اک جوڑا
تھا پہنا ہُوا
اس کی آنکھوں پہ موٹے سے
شیشوں والی
ایک عینک بھی تھی
اس کے سینے پہ ربڑ کا
اک بیج تھا
جس پہ تحریر تھا
"کلمہ طیبہ"
اس کے ہاتھوں میں

لوہے کا تیشہ بھی تھا
بردباری، تصنع سے چلتی ہوئی
وہ میری سمت ہی جیسے آنے لگی
مسکرانے لگی
پھر اسی سگی بوڑھے کی تصویر کو
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
تیز شیشے کے پھل سے کھرچنے لگی
اور مجھے یوں لگا
جیسے تصویر کو
تیز پھل سے کھرچ کر
مٹا ہی نہ دے
میں تو گھبرا ہی گیا
اور بہت دکھ ہُوا
میں تو یہ چاہتا تھا
کہ تصویر وہ یونہی کندہ رہے
لوگ ہنستے رہیں
ابھی تو سگِ قادیاں کی صرف
ایک ہی آنکھ کھرچی گئی تھی
کہ بس
اونچی ایڑھی فرش پہ پھسل سی گئی
وہ معزز سی خاتون
اُس افتاد پر
سٹپٹا سی گئی

لڑکھڑا سی گئی
ڈگمگا سی گئی
اور پھر گر گئی
اور تیشہ ؟؟؟
وہ شیشے کو باہر سے ہی
توڑ کر
اس کی دائیں طرف آنکھ میں گھس گیا
وہ تڑپنے لگی
میں بہت خوش ہوا
وہ سسکنے لگی
مجھ سے کہنے لگی
ہلپ می، ہلپ می
میں بھی چپ رہا
مسکرانے لگا
میں نے دیکھا کہ دو آدمی دوڑ کر آ گئے
اور اس کو اُٹھا لے گئے
اب بھی جب میں وہاں سے گذرتا ہوں تو
دیکھتا ہوں "سگِ قادیاں کی طرف"
پہلے اک آنکھ تھی
آج وہ بھی نہیں
اور بے ساختہ قہقہہ مار کر
(لوٹ جاتا ہوں میں)
پھیر لیتا ہوں منہ

اخبار ختم نبوت

اسلام آباد میں میٹرک کا نتیجہ مُفت دکھایا گیا

ختم نبوت یوتھ فورس اسلام آباد نے فیڈرل بورڈ اسلام آباد کا میٹرک کا رزلٹ اس سال طلباء و طالبات کو مُفت دکھانے کا اہتمام کیا۔ اس سلسلہ میں پاکستان ختم نبوت یوتھ فورس اسلام آباد کے سرگرم کارکن حافظ محمود الحسن نے اپنے ساتھیوں جن میں برادرم طاہر محمود، سلمان، اور محمد شبیر کے تعاون سے واقع جامع مسجد "لال" اسلام آباد کے باہر تقریباً سات سو طلباء اور طالبات کے عزیزوں نے میٹرک کا نتیجہ مُفت دیکھا۔ اس موقع پر حافظ محمود الحسن نے طلباء کو ختم نبوت یوتھ فورس میں شمولیت کی دعوت دی اور طلباء کو فتنۂ قادیانیت کے عزائم سے آگاہ کیا۔ اسلام آباد کے سیاسی سماجی و مذہبی حلقوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے مُفت رزلٹ دکھانے پر خوشی کا اظہار کیا۔

قادیانی کو کلب سے نکال دیا

لالہ موسیٰ (نامہ نگار) غازی علم الدین شہید فورس کے مجاہد چوہدری خالد محمود نے ایک مرزائی نسیم کو گولڈ جم ہیلتھ کلب لالہ موسیٰ سے نکال کر نسیم قادیانی کے نجس وجود سے کلب کو پاک کر دیا اور کہا کہ ختم نبوت کیلئے جان کی بازی بھی لگانی پڑی تو لگا دیں گے کیونکہ یہ سودا مہنگا نہیں۔ قادیانی کو دفعہ کرنے میں چوہدری خالد محمود کو شیخ جاوید صاحب اور ارشد سعید صاحب کا تعاون حاصل رہا۔ جس پر غازی علم الدین شہید فورس کے سرپرست حافظ محمد افضل صاحب شیخ جاوید صاحب اور ارشد سعید صاحب کے مشکور ہیں۔

غازی علم الدین شہید فورس کے سرپرست الحافظ محمد افضل قادری صاحب نے ایک بیان میں اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ لالہ موسیٰ میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین کا نوٹس لیں کیونکہ یہ سراسر مسلمانوں کی دل آزاری ہے اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔

میرا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں

جنڈانوالہ کی ایک خاتون کا اعلان

نوالے جنڈانوالہ (نامہ نگار) یہاں کی ایک خاتون نے اعلان کیا ہے "منکہ مسماۃ سلمیٰ بی بی زوجہ احمد حسن خان ولد حبیب خان سکنہ نواں جنڈانوالہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر ہوش و حواس کے ساتھ بلا جبر و اکراہ اپنے اختیار و خوشی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہوں۔ اور اہل السنت والجماعت سے عقیدہ رکھتی ہوں۔ میرا اور میری اولاد کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا یقین اور ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا جو دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹ ہے وہ خود بھی کافر ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والا بھی کافر ہے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اسی عقیدہ پر قائم رکھے اور اسی عقیدہ پر مجھے موت آئے۔ آمین ثم آمین۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب: موسم گرما ۲ تا ۷ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/اے سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۶۲۵

مرزائیت کی تبلیغ کرنے پر
قادیانی لیکچرار کی پٹائی کر دی

قصور (پ س) گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج قصور میں مرزائیت کی تبلیغ کرنے پر کالج کے طلبا نے لیکچرار کی خوب مرمت کی۔ لیکچرار جان بچانے کی خاطر دم دبا کر بھاگ گیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی لیکچرار نے سیکنڈ ایئر کے ریاضی کے پیریڈ میں مرزا قادیانی کو آخری نبی ثابت کرنا چاہا۔ اس مردود اور لعنتی کی تعریفیں سن کر طلبا مشتعل ہو گئے اور قادیانی کی پٹائی کر دی۔

بقیہ: بزم

ہے اور خیزران مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے، لہٰذا خیزران کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر عاشق رسول ﷺ کا فرض ہے۔ اس نے اس اخبار کو اٹھا کر باہر پھینک دیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ کبھی بھی اس کی مصنوعات نہ خود استعمال کرے گا اور نہ اپنے دوستوں، ساتھیوں اور گھر والوں کو استعمال کرنے دے گا۔ (ان شاء اللہ)

دعا ہے کہ اس مملکت خداداد کا ہر آدمی سچا عاشق رسول ﷺ بن کر ان کے ایوانوں پر بجلی بن کر گرے۔

والسلام

محمد طاہر۔ پاکستان نیوی۔ کراچی

مرزائی مفرور

ملک عبدالغفار، جڑانوالہ

جڑانوالہ میں منور خالد مرزائی کچھ عرصہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جب مسلمانوں نے اپنے مذہبی نظریات کے بارے میں اس کی غلیظ باتیں سنیں تو ان کی غیرت ایمانی جاگ اٹھی اور مرزائی کو دھر لیا۔ اس نے مزید چوں چراں کی تو ختم کے پروانوں نے گھیر لیا۔ اور وہ دم دبا کر ملک سے فرار ہو گیا۔

بقیہ: خط کا جواب

میرے اشکال کا تسلی بخش جواب مرحمت فرما سکیں تو میں ممنون ہوں گا ۔۔۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو دیگر موضوعات کو درمیان میں ہرگز نہ لائیے۔ میں آپ کی مجبوری سمجھ جاؤں گا۔

والسلام

محمد اقبال عفی عنہ

مانچسٹر۔ ۱۶ر جون ۱۹۸۸ء

بقیہ: معتقدات

اسی طرح امت محمدیہ ﷺ کا یہ بھی بنیادی عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی ہے اور عبادات میں افضل ترین عبادت اور حسنات میں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا کوئی شہر اور کوئی بستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد "مکہ مکرمہ" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن "مدینہ منورہ" کے ہم پلہ نہیں اور دنیا کی کوئی مسجد "مسجد نبوی" اور "مسجد اقصیٰ" کے ہم پلہ نہیں۔ اور نہ ان سے منزلت مرتبہ میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ امور

یہ تو عام مسلمانوں کے عقائد ہیں، جب کہ اس کے مقابلے میں اس گمراہ اور مرتد ٹولے کے عقائد بالکل برعکس ہیں۔

بقیہ: قادیان

نیز یہ بات راقم الحروف اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا بشیر الدین محمود نے تقسیم ہند کے موقع پر قادیان کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے جو درخواست ریڈکلف کے حضور پیش کی تھی اس میں یہی موقف درج کیا گیا تھا کہ قادیان ایک مقدس مقام ہے۔ یہ ایک نبی کی جائے ولادت ہے اور یہی اس کی آخری آرام گاہ ہے اس لئے ہمارے نزدیک تقدس کے اعتبار سے مکہ و مدینہ کے بعد قادیان ہی کا نمبر ہے (اس درخواست کی فوٹو اسٹیٹ کاپی پروفیسر منظور الحق صدیقی

سائن سٹاف ٹاؤن راولپنڈی کی تحویل میں ہے۔

عاجز کے ہاں سے اللہ کریم بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں میں نے نماز مغرب ادا کی اور بس میں سوار ہو کر امرتسر کی جانب روانہ ہوا۔ قادیان سے چلتے وقت میری زبان پر یہ شعر بار بار آ رہا تھا:

کہ تو نے مکہ، بریلی اور قادیان ہمارا
ٹوڈی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

لے، تحریک آزادی کے دوران میں ان چاروں مراکز میں انگریز کے ٹاؤٹ موجود تھے۔

بقیہ: اوجڑی کیمپ

نماز شکرانہ ادا کی۔ کیا یہ باتیں حکومت پاکستان کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کیا اب بھی اس غدار ٹولے کو کلیدی آسامیوں پر اسی طرح فائز رہنے دیا جائے گا۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اس پاکستان اور عالم اسلام کے غدار ٹولے کو خلاف قانون نہیں قرار دیا جائے؟

بقیہ: معجزات

اس کے بعد اچانک ایک آواز آئی، کہنے والا کوئی نظر نہ آیا اس آواز کا مطلب یہ تھا کہ "اللہ کی پناہ طلب کر جنات خدا کے بغیر کسی کو پناہ نہیں دے سکتے۔ میں نے کہا یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ:

"عرب کے پیغمبر ظاہر ہو گئے ہیں ہم نے ان کے پیچھے ان کی اطاعت کرنے کا عہد کیا، اب جنات کا مکر ختم ہو گیا، اب جنات کو انگاروں کی مار پڑتی ہے، تو جا اور محمد رسول کے ہاتھ پر مسلمان ہو جا۔"

تمیم داری کہتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی میں نے سفر شروع کر دیا شہر میں پہنچ کر ایک راہب سے یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ایک پیغمبر حرم میں ظاہر ہو کر دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے۔ وہ پیغمبر تمام پیغمبروں سے افضل ہیں، جا تو بہت جلد ان کی خدمت میں حاضر ہو جا۔"

نئی کارمینا

نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

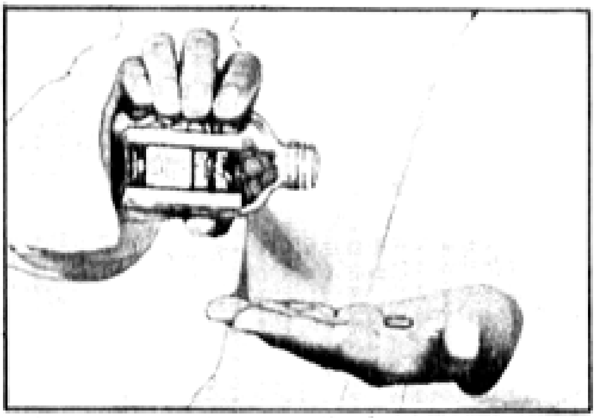

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آوازِ اخلاق
تحقیق روحِ تخلیق ہے

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹو میٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری